پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 274 Sunday 12th Oct 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۷۴، مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، ۱۹ ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

# زہریلے سنگرام جگتاپ کے خلاف بیڑ میں محاذ

## چھترپتی سنبھاجی مہاراج، مولانا ذاکر قاسمی، بھاگوت تاورے، معین ماسٹر، فاروق پٹیل صلح کے لیے سڑک پر

بیڑ نمائندہ: وہی تاریخ، وہی وقت ادھر مذہب کے نام پر نفرت کا ایندھن، تو اِدھر صلح و آشتی کا پیغام۔ ادھر لو جہاد، دھرم پریورتن اور لینڈ جہاد کے نعرے، تو اِدھر وطن دوستی، منشیات سے پاک معاشرہ، سماجی ہم آہنگی اور زراعت پر بات۔ آج بیڑ شہر تھانے میں جن آکروش کے نام پر ہونے والی مذہبی کشیدگی کو روکنے کے لیے سماجی صلح بڑھانے کی گاندھی گری کی جائے گی۔ اب پولیس کو انہیں بھی اجازت دینی پڑے گی، ایسی بحث شہر میں چل رہی ہے۔ شہر تھانے کے پولیس انسپکٹر شیتل کمار بلل کے ساتھ معین ماسٹر، فاروق پٹیل، اشفاق انعامدار، بھاگوت تاورے، مہیش دھانڈے، سندیپ پاٹل، برکت پٹھان، موسیٰ خان، علیم پٹیل، سمیر شیخ، خالد فاروقی وغیرہ نے صلح کانفرنس کی اجازت کی درخواست پیش کی۔ جن لوگوں نے اجازت مانگی فاروق پٹیل، بھاگوت تاورے، اشفاق انعامدار، برکت پٹھان، سمیر شیخ ان سب نے چھترپتی سنبھاجی مہاراج اسٹیڈیم میں اجلاس کے انعقاد کی اجازت کے لیے درخواست دی ہے۔

**"میرے آنگن میں تمہارا کیا کام ہے"**: بھاگوت تاورے کی تقریر سننے ہزاروں مسلمان آئیں گے۔ سنگرام جگتاپ جس پارٹی کے رکن اسمبلی ہیں، اُسی نیشنلسٹ پارٹی کے ترجمان بھاگوت تاورے واری کرمی اور مالکری طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور مسلم سماج میں صلح و بھائی چارے کے علمبردار کے طور پر مقبول ہیں۔ سنگرام جگتاپ کی فرقہ پرست روش کو چیلنج کرنے والے چہرے کے طور پر بھاگوت تاورے کو سننے کے لیے ضلع بھر سے مسلمانوں کی بڑی تعداد کے آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ رات ایک بجے پوسٹ کر کے بھاگوت تاورے نے نیشنلسٹ پارٹی اور اجیت پوار کی پالیسی کو بھی ایک طرح سے واضح کر دیا ہے۔

**مولانا ذاکر قاسمی اور سنبھاجی مہاراج — بیڑ کی تہذیب کا سنگم**: نارائن گڑھ کے اترا دھیشک ہبھپ سنبھاجی مہاراج اور مولانا ذاکر قاسمی کا ایک ساتھ آنا مجوزہ ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ بیڑ کی مٹی کی مشترکہ تہذیب اور گنگا-جمنی روایت کا مظاہرہ ہوگا۔

**"سپترنگ" اٹھائے گا کانفرنس کا خرچ — ارباز**

سپترنگ تنظیم صلح کانفرنس کا مکمل خرچ برداشت کرے گی، ایسا بانی ارباز نے بتایا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر، پینے کا پانی اور ٹریفک کو منظم رکھنے کی ذمہ داری بھی سپترنگ ٹرسٹ نے قبول کی ہے، اور اس سلسلے میں آج ایک میٹنگ بلائے جانے کی اطلاع ملی ہے۔

# غزہ: ۲ر سال میں پہلی رات دھماکوں کے بغیر گزری

## عوام نے سکون کا سانس لیا، بڑی تعداد میں عوام کی اپنے تباہ حال آشیانوں کی جانب واپسی کا عمل جاری

غزہ: غزہ میں فلسطینیوں نے دو سالہ جنگ کے بعد ایک ایسی رات کا تجربہ کیا جس میں انہوں نے اسرائیلی ڈرونز اور دھماکوں کی آوازیں نہیں سنیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی صحافی ہند خدری نے بتایا کہ آج رات غزہ کے اوپر صرف امید منڈلا رہی ہے، کوئی ڈرون نہیں، کوئی بم نہیں بس خاموشی اور ایک ایسی آواز ہے جو یہاں نایاب ہو چکی تھی۔ ہند خدری نے بتایا کہ یہ کئی مہینوں میں پہلی رات تھی جب فضائی حملوں یا تباہ شدہ سڑکوں پر دوڑتی ایمبولینسوں کی آوازوں کے بغیر تھی۔ ایک فلسطینی نے صحافی کو بتایا کہ آج اسرائیلی ڈرونز رک گئے ہیں اور اب کوئی گنگناہٹ نہیں ہے، ہم محفوظ ہیں، ہمارے بچے محفوظ ہیں، ہم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ سکون سے اکٹھے ہیں یہ اچھا ہے۔ جنوبی غزہ کے ہجوم بھرے عارضی کیمپوں میں وہ خاندان جو بار بار بے گھر ہوئے، آخر کار سکون کا ایک لمحہ پا رہے ہیں۔ ایک فلسطینی خاتون نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ دو برسوں میں ہم نے جو درد اور مناظر دیکھے اس لیے میں جنگ بندی سے خوش ہوں۔ خاتون نے بتایا کہ ہمارے اندر کا خوف ختم ہو گیا ہے اور اب ہم اپنے پیاروں، اپنے خاندانوں، ہمسایوں اور دوستوں کو دیکھ سکتے ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب سے جنگ رکی ہے میں واقعی خوش ہوں، آج میں بازار گئی اور اپنی بہن سے ملی جسے میں نے دو سال سے نہیں دیکھا تھا، میرے دل میں حقیقی خوشی ہے کیونکہ میں اس سے مل سکی۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار کے مطابق لاکھوں بے گھر فلسطینی شہری مسلسل اپنے علاقوں کی طرف واپس لوٹ رہے ہیں۔ شارع الرشید اور شارع صلاح الدین پر انسانی قافلے جاری ہیں، لوگ قدم بہ قدم اپنے ویران گھروں کی سمت بڑھ رہے ہیں۔ محافظات کے مشرقی علاقوں میں واپسی کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں سے قابض اسرائیلی افواج واپس ہوئیں۔ بہت سے خاندان اپنے تباہ شدہ گھروں کو دیکھنے واپس آئے ہیں، کچھ لوگ ملبے کے کنارے خیمے لگا کر اپنے اجڑے ہوئے آشیانوں کے قریب زندگی کا آغاز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غزہ کی سڑکوں پر مناظر درد اور عزم کا امتزاج پیش کر رہے ہیں۔ مرد ملبہ ہٹا رہے ہیں، عورتیں گری ہوئی دیواروں کے سامنے صفائی کر رہی ہیں اور بچے اپنی کھلونوں کی تلاش میں اینٹوں کے ڈھیر کنگال رہے ہیں۔ تاہم تباہی کا پھیلاؤ اب بھی لوگوں کی نقل و حرکت اور بنیادی سہولتوں کی بحالی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ گلیاں ملبے میں دبی ہوئی ہیں، سڑکیں بند ہیں، پانی اور بجلی کی فراہمی معطل ہے۔ اس کے باوجود بلدیاتی ادارے، حکومتی محکمے اور نوجوان رضا کار تنظیمیں اپنی مدد آپ کے تحت شہریوں کی بحالی، راستوں کی صفائی اور انسانی امداد کی فراہمی کے لیے دن رات سرگرم ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل نے اعلان کیا ہے کہ وہ فلسطینیوں کو واپس غزہ جانے کی اجازت دے گا۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کی خبر کے مطابق مصری فریق کے ساتھ ایک میکانزم کی تشکیل کے بعد غزہ سے باہر محصور فلسطینیوں کو تباہ شدہ رفح کراسنگ کے ذریعہ غزہ میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی۔ یہ اجازت ۷ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد پہلی بار دی جا رہی ہے۔ اسرائیلی آرمی ریڈیو کے مطابق ۷ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد پہلی بار غزہ کے وہ رہائشی جو مصر کے راستے انخلاء کر چکے ہیں، انہیں غزہ واپس جانے کی اجازت دی جائے گی تاہم غزہ کے شہریوں کی واپسی صرف اس وقت شروع ہوگی جب مصری حکام کے ساتھ ایک طریقۂ کار طے پا جائے گا اور اس کے بعد معیار، کام کا دائرہ اور پورے عمل کا تعین کیا جائے گا۔ اسرائیلی فوج

## سنگرام جگتاپ کی پذیرائی پر اجیت پوار چراغ پا سخت کارروائی کا انتباہ

/سولاپور: دیوالی سے قبل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) کے رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ کے ایک متنازعہ بیان نے سیاسی ماحول میں ہلچل مچادی ہے۔ سولاپور میں منعقدہ ہندو آکروش مارچ کے دوران تقریر کرتے ہوئے سنگرام جگتاپ نے کہا تھا کہ اس دیوالی پر خریداری صرف ہندوؤں سے ہی کی جائے۔ ان کے اس بیان کے بعد ریاست کے نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار نے سخت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی کو یہ بیان کسی بھی صورت منظور نہیں۔ **اجیت پوار نے کیا کہا؟** میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار نے کہا، سنگرام جگتاپ نے انتہائی غلط بیان دیا ہے، اور یہ بیان پارٹی کی پالیسی کے خلاف ہے۔ ہم انہیں وجہ بتاؤ نوٹس (Show Cause Notice) بھیجنے والے ہیں۔ پارٹی کے نصب العین اور نظریے کے تعین کے بعد اگر کوئی رکنِ اسمبلی یا ذمے دار شخص اس سے ہٹ کر بات کرتا ہے، تو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی ایسے بیانات کو کسی حال میں قبول نہیں کرتی۔ اجیت پوار نے مزید کہا، درحقیقت جب تک ارون کاکا جگتاپ حیات تھے، وہاں سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ لیکن اب کچھ لوگوں پر ذمہ داری بڑھی ہے۔ آپ کے والد کا سایہ اب نہیں رہا، اس لیے آپ کو ذمہ داری کے ساتھ بولنا اور برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ شیواجی، شاہو، پھولے اور امبیڈکر کا مہاراشٹر ہے، جو سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے والا ہے۔ آگے بولتے ہوئے اجیت پوار نے کہا، میں ایک پروگرام میں گیا تھا، تب بھی میں نے انہیں (سنگرام جگتاپ) سمجھایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنی بات میں اصلاح کریں گے، مگر ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ لہٰذا ان کا یہ رویہ اور نظریہ پارٹی کو کسی طور پر منظور نہیں۔

## چیف جسٹس بھوشن گوئی پر حملے کی کوشش کے خلاف ممبئی یوتھ کانگریس کا احتجاج

ممبئی: سپریم کورٹ آف انڈیا کے چیف جسٹس بھوشن گوئی پر عدالت کے اندر ایک شخص نے حملے کی کوشش کرتے ہوئے نعرے بازی کی، جسے ملک کی عدلیہ اور آئین پر حملہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس واقعے کی سخت مذمت کرتے ہوئے ممبئی یوتھ کانگریس نے اپنی صدر زینت شبیرین کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یوتھ کانگریس کے کارکنان نے منترالیہ کے قریب واقع بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے مجسمے کے سامنے آر ایس ایس کے ایک خودساختہ رضا کار کا علامتی پتلا کو جوتے مارتے ہوئے احتجاج کیا۔ اس دوران پولیس نے کئی کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ زینت شبیرین نے اس موقع پر کہا کہ چیف جسٹس ملک کی عدلیہ کے سربراہ ہیں، ان پر عدالت کے اندر حملہ دراصل آئین اور انصاف کے نظام پر حملہ ہے۔ یہ حملہ ایک منووادی ذہنیت رکھنے والے شخص کی حرکت ہے، جو مسلسل آئین مخالف بیانات دے رہا ہے۔ ہم پر اگر مقدمات درج کیے جائیں تب بھی ہم آئین اور جمہوریت کے تحفظ کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ زینت شبیرین نے مزید کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں اس واقعے پر عوامی غم و غصہ پایا جا رہا ہے اور تمام سماجی و سیاسی طبقات اس حملے کی مذمت کر رہے ہیں۔ ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر کے طور پر تقرری کے بعد زینت شبیرین کا آج ممبئی میں پرجوش استقبال کیا گیا۔

# صرف ایماندار اور وفادار کارکنوں کو ہی موقع دیا جائے گا رکن اسمبلی سندیپ شرساگر

## بیڑ بلدیہ میں صدر بلدیہ اور تمام نشستوں پر نیشنلسٹ کانگریس (شرد پوار گروپ) کے امیدوار کامیاب ہوں گے رکن اسمبلی سندیپ شرساگر

## عہدیداران اور کارکنوں کی میٹنگ میں اظہارِ اعتماد ہزاروں کارکنوں اور عہدیداران کی موجودگی

بیڑ، 11 (نامہ نگار): بیڑ بلدیہ کے آئندہ انتخابات میں ہمارا ہی امیدوار صدر بلدیہ منتخب ہوگا، اس بات کا پختہ یقین رکن اسمبلی سندیپ شرساگر نے عہدیداران اور کارکنوں کی میٹنگ میں ظاہر کیا۔ بیڑ بلدیہ کے انتخابات کے پیشِ نظر 11 اکتوبر (ہفتہ) کو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی جانب سے رکن اسمبلی سندیپ شرساگر کی رہنمائی میں شہر کے تمام کارکنوں اور عہدیداران کی ایک اہم میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں زبردست بھیڑ دیکھی گئی ہزاروں کارکن، عہدیداران اور ممکنہ امیدوار موجود تھے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی سندیپ شرساگر نے کارکنوں کو بلدیہ انتخابات سے متعلق تنظیمی تیاری، امیدواروں کے انتخابی عمل، انتخابی مہم کی حکمتِ عملی اور پارٹی کو مضبوط کرنے کے اقدامات پر رہنمائی دی۔ انہوں نے کہا کہ شدید بارش کی وجہ سے دیہی علاقوں میں نقصان ہوا ہے، اسی لیے بلدیہ کے انتخابات جلد منعقد ہونے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مخالفین ذات پات کی سیاست کریں گے، لیکن اس سے بے پروا ہو کر پورے جوش کے ساتھ کام میں لگ جاؤ۔ عوام کے درمیان جا کر کام کرو، اگر عوام کے کام کیے تو وہ آپ کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ عوام سے رابطہ رکھو اور ان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہو۔ ہر وارڈ میں کارکنوں کو ایمانداری سے عوامی مسائل حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آئندہ بیڑ بلدیہ کے انتخابات میں پارٹی صرف ایماندار اور وفادار کارکنوں کو ہی موقع دے گی، یہ بات سندیپ شرساگر نے واضح طور پر کہی۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ بیڑ بلدیہ میں نیشنلسٹ پارٹی (شرد پوار گروپ) کا صدر بلدیہ 10 ہزار ووٹوں کے فرق سے کامیاب ہوگا، اور تمام نشستوں پر پارٹی کے امیدوار منتخب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے دوران جن کارکنوں نے میرے ساتھ وفاداری اور دیانتداری کے ساتھ کام کیا، اُن کو میں اپنے گھر کے افراد سمجھ کر کامیابی دلاؤں گا۔ اس موقع پر کارکنوں نے بھی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم سندیپ بھائیّا کے فیصلے کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں، جو امیدوار وہ نامزد کریں گے، ہم پوری طاقت سے اُس کے پیچھے رہیں گے۔ اس میٹنگ میں سابق رکن اسمبلی سید سلیم، ضلعی صدر راجندر مسکے، اور پارٹی کے دیگر سینئر رہنما، عہدیداران اور بڑی تعداد میں کارکن موجود تھے۔

**کسی بھی وارڈ میں زنجیر نہیں ٹوٹنی چاہیے — رکن اسمبلی سندیپ شرساگر**

شہر کے کسی بھی وارڈ میں تنظیمی زنجیر نہیں ٹوٹنی چاہیے۔ اگر یہ زنجیر برقرار رہی تو بلدیہ ہمارے کنٹرول میں آئے گی۔ اگر کوئی امیدوار زنجیر توڑ کر الگ ہوا تو میں عوام سے کہوں گا کہ وہ میرا امیدوار نہیں ہے۔ زنجیر توڑنے والے کو سبق سکھانے کے لیے عوام خود آگے آئیں گے، ایسا سخت انتباہ سندیپ شرساگر نے میٹنگ کے دوران دیا۔

## ملیہ سینٹر کالج میں یوم سرسید منایا گیا

بیڑ: ملیہ سینٹر کالج میں یوم سرسید بڑے ہی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ وائس پرنسپل پروفیسر سید شوکت اللہ حسینی سر کے ہاتھوں وال میگزین (نگارشات ملیہ) کا افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں سرسید احمد خان کی شخصیت حیات و ادبی خدمات اور کارناموں کو طلبہ و طالبات سے تیار کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر سید فرید احمد نہری موجود تھے اور پروفیسر عبدالصمد، پروفیسر مومن فصیح، پروفیسر مرزا اسد بیگ، پروفیسر عبدالرحیم، ایجاز میڈم، وارے سر، ڈاکٹر قاضی عرشیہ جبین، ڈاکٹر محمد ناصر باغبان، مزمل فاروقی اور کثیر تعداد میں طلباء موجود تھے۔

# افغان وزیر خارجہ مولانا امیر خان متقی کا تاریخی دورۂ دارالعلوم دیوبند، تعلقات اخوت وایمان کی ایک نئی تجدید

## پولیس کا سخت پہرہ، طلبہ، اساتذہ اور عوام کا جم غفیر۔ سیکوریٹی کی بناء پر خطاب سے معذرت کر لی، دارالعلوم کے مہتمم نے انہیں حدیث کی سند تفویض کی

نئی دہلی: افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کا دارالعلوم دیوبند میں سنیچر کو سرکاری دورہ پر شاندار استقبال کیا گیا۔ اس دوران پولیس کا سخت پہرہ تھا۔ طلبہ، اساتذہ اور عوام کا جم غفیر دیوبند پہنچ گیا تھا۔ سیکوریٹی وجوہات کے سبب شیخ الہند لائبریری کی بالائی منزل پر واقع وسیع و عریض ہال میں عمومی خطاب کے لئے ضلع انتظامیہ نے معذرت کر لی لیکن طالبان کے وزیر خارجہ کو دیکھنے اور سننے کے لئے وہاں بڑی تعداد پہنچ گئی تھی۔ اس دوران دارالعلوم کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی نے دارالحدیث میں افغانی وزیر خارجہ کو حدیث کی سند تفویض کی۔ اس موقع پر دارالعلوم کے گیٹ پر بڑا بینر نمایاں کیا گیا تھا جبکہ دارالعلوم کے طلبہ اپنے ہاتھوں میں خوش آمدید کے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔

اس سے قبل افغانستان کے وزیر خارجہ اپنے طے شدہ شیڈول کے مطابق سنیچر کی دوپہر ۱۲ر بجے دارالعلوم پہنچے، ظہر کی نماز مہمان خانے میں ادا کی اور ساڑھے تین بجے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس دوران مجمع کی کثرت کے سبب نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ دارالعلوم آنے والے راستے کو کچھ وقت کے لئے بند کرنا پڑا۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے گارڈ آف آنر کی بھی تیاری کی گئی تھی لیکن مجمع کی کثرت اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر انتظامیہ نے اسے بھی ٹال دیا۔

مولوی امیر خان متقی نے مہمان خانے میں مختصر خطاب میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، شیخ احمد سرہندی، شیخ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا حسین احمد مدنی وغیرہ اکابر علماء و محدثین کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ "افغانستان اور ہندوستان کے تعلقات اور علمی تاریخ بہت قدیم ہے۔ ان بزرگوں نے تنگ دستی اور عسرت کے باوجود پورے خطے میں علم دین کی لازوال خدمت کی۔ امیر خان متقی نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ دارالعلوم اور ہمارے اسلاف کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے علوم نبویہؐ کے تحفظ کو اپنا مشن بنایا اور اس طرح افراط و تفریط سے امت کو بچاتے ہوئے اپنی علمی

وروحانی خدمات کے ذریعے دنیا کو منور کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "دارالعلوم ایک علمی اور روحانی مرکز ہے۔ مجھے یہاں آ کر طلبہ، اساتذہ اور عوام الناس کو دیکھ کر اس قدر خوشی ہوئی کہ میں اسے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔" اس موقع پر دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی اور مفتی ابوالقاسم نعمانی نے بھی مختصر اظہار خیال کیا۔ افغانی وزیر خارجہ سے جب ان کے دارالعلوم دیوبند دورے کے تعلق سے سوال کیا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ "وہ اس دورے کے ذریعے دیرینہ تعلقات کو تازہ کرنے جا رہے ہیں۔ جس مسلک کی ترجمانی دارالعلوم کرتا ہے، ہم بھی اسی سے تعلق رکھتے ہیں۔" ۲۵ر فروری ۱۹۵۸ء میں افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ بھی دارالعلوم کا دورہ کر چکے ہیں اور ان کے نام سے ایک گیٹ بھی منسوب ہے، اس جانب ان کا اشارہ تھا۔ میڈیا کے نمائندوں کے سوالوں کے جواب میں انہوں نے دوٹوک انداز میں یہ بھی کہا کہ "افغانستان کے تعلق سے جو الزامات عائد کئے جاتے رہے، ۴ر برس گزر گئے مگر اس کے ثبوت نہیں پیش کئے جا سکے، ہماری حکومت بہت مستحکم ہے۔ ہمیں یہ محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم اس کے قائل ہیں کہ افغانستان سے کسی کو خطرہ ہے۔ دراصل یہ سوال ان سے پوچھا جانا چاہئے جو اس طرح کا الزام عائد کرتے ہیں۔ افغانستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس نے کبھی کسی غیر ملکی فوج یا اس کا تسلط قبول نہیں کیا ہے اور نہ ہی اب وہ اس کے لئے کسی صورت تیار ہے اور نہ ہی کوئی افغانستان کی سرزمین استعمال کر سکتا ہے۔ اگر کوئی تعلقات استوار کرنے کا خواہاں ہے تو اس کیلئے ڈپلومیسی اور اقتصادی معاملات کے ذریعے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔" افغانستان کے وزیرِ خارجہ مولانا امیر خان متقی کا آج کا دورۂ دارالعلوم دیوبند برصغیر کے علمی، دینی اور تاریخی تعلقات کے ایک روشن باب کی تجدید بن کر سامنے آیا ہے۔ یہ دورہ صرف ایک سفارتی ملاقات نہیں بلکہ دو دینی و تاریخی رشتوں کی روحانی تجدید تھی، جو تقریباً 67 سال قبل کے ایک مبارک لمحے کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔

**تاریخی پس منظر — "باب الظاہر" کی داستانِ محبت**

**تحریر - مفتی محمد معاذ خطیب - بیڑ**

سنہ 1958ء میں افغانستان کے بادشاہ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے دارالعلوم دیوبند میں ایک عظیم الشان دروازہ تعمیر کروایا تھا، جسے تاریخ نے باب الظاہر

کے نام سے یاد رکھا۔ یہ دروازہ صرف اینٹ اور پتھروں کا مجموعہ نہیں، بلکہ افغانستان اور دارالعلوم دیوبند کے ایمانی و روحانی تعلق کی علامت تھا۔ اس وقت دارالعلوم دیوبند نے افغانستان میں جاری جنگ اور مشکلات کے ایام میں جانی و مالی تعاون کے ذریعے اپنے اخوتِ اسلامی کے فریضے کو ادا کیا تھا۔ افغانستان کی حکومت اور عوام نے اس محبت کے جواب میں باب الظاہر کی تعمیر کے ذریعے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ یہی وہ رشتہ ہے جو آج کے دورۂ متقی میں دوبارہ زندہ اور روشن ہوا۔ **دارالعلوم دیوبند میں پرتپاک استقبال**: مولانا امیر خان متقی کی آمد پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا نے انہیں علم و عزت کی علامت مسندِ صدارت پر بٹھا کر ان کا خیر مقدم کیا۔ وزیرِ خارجہ نے اپنی گفتگو میں فرمایا: ※ "دیوبند امتِ مسلمہ کی روحانی مادرِ علمی ہے، جس نے برصغیر سے لے کر کابل تک علم و ایمان کا نور پھیلایا۔" رخصتی کے وقت مولانا متقی نے مہتمم صاحب کی پیشانی کا بوسہ لے کر اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ: ※ "ہم اپنے وطن واپس جا کر دارالعلوم دیوبند کی مہمان نوازی اور علم و تقویٰ کے پیغام کو افغانستان کے عوام تک پہنچائیں گے۔" **بھارت و افغانستان تعلقات میں مثبت پیش رفت**: یہ دورہ صرف ایک مذہبی ملاقات نہیں بلکہ ایک سفارتی نرمی اور فکری قربت کا مظہر ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے بارے میں بعض حکومتی حلقوں میں جو غلط فہمیاں اور منفی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی، اس ملاقات نے ان پر مثبت اثرات ڈالے ہیں۔ یہ پیغام اب واضح ہے کہ دارالعلوم دیوبند علم، امن، اتحاد اور انسانیت کا پیغامبر دار ادارہ ہے، جو ہمیشہ خیر، فہم و اخوت کی دعوت دیتا آیا ہے۔ **اختتامی پیغام**: مولانا امیر خان متقی کا یہ دورہ ثابت کرتا ہے کہ علم و دین کے رشتے سرحدوں کے محتاج نہیں ہوتے۔ جیسے 67 سال قبل ظاہر شاہ نے باب الظاہر کے ذریعے محبت کا پیغام دیا تھا، ویسے ہی آج افغانستان کے وزیرِ خارجہ نے اپنی عقیدت سے اسی روحانی دروازے کو دوبارہ کھول دیا ہے۔ یہ دروازہ اب بھی امتِ مسلمہ کے دلوں کو جوڑنے، علم و اتحاد کی روشنی پھیلانے، اور اخوتِ اسلامی کے جذبات کو تازہ کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# بھارت میں موجودہ حالات احتجاج اور نوجوانوں کا استحصال

حافظ افتخار احمد قادری
کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اتر پردیش

اس وقت بھارت میں سیاسی مفادات مذہبی تعصبات اور فرقہ وارانہ جذبات کی آڑ میں جو حالات پیدا کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف ملک کے امن و امان کے لئے خطرہ ہیں بلکہ معاشرتی توازن اور انسانی حقوق کی بھی سنگین پامالی کا باعث بن رہے ہیں۔ نوجوان نسل کو خاص طور پر سیاست اور مذہب کے نام پر ورغلا کر ان کے جذبات کو غلط سمت میں استعمال کرنا بعض مفاد پرست عناصر اور شدت پسند گروہوں کا پرانا حربہ رہا ہے۔ یہ عناصر نوجوانوں کی جذباتی کمزوریوں اور دینی یا قومی وابستگیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی سوچ و فکر کو مخصوص نظریات کی طرف موڑ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں معاشرے میں نفرت انتشار اور تصادم جنم لیتا ہے۔ اس وقت مختلف شہروں اور ریاستوں میں احتجاجی مظاہروں، دھرنوں اور ریلیوں کا جو سلسلہ چل پڑا ہے وہ روزمرہ کا معمول بنتا جا رہا ہے۔ کبھی یہ مظاہرے کسی متنازعہ سیاسی فیصلے کے خلاف ہوتے ہیں، کبھی کسی مذہبی توہین کے رد عمل میں اور بعض اوقات حکومت کی پالیسیوں یا عدالتی فیصلوں پر عوامی برہمی کے اظہار کے طور پر بھی سامنے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض مظاہرے عارضی اور فوری رد عمل ہوتے ہیں جبکہ بعض طویل المدتی، منظم تحریک کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مظاہروں میں ہر عمر، طبقے اور ہر مذہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں مگر سب سے زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہوتی ہے جو جوش و جذبے سے لبریز اپنے نظریات کے اظہار کے لئے سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ یہ مظاہرے جہاں عوامی جذبات کے ترجمان ہوتے ہیں وہیں ان کے انداز، طرز عمل اور نظم و ضبط سے مظاہرین کی اخلاقی سطح اور تربیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی مظاہرہ پر امن طریقے سے قانون کے دائرے میں رہ کر کیا جائے تو وہ نہ صرف مؤثر ہوتا ہے بلکہ مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے لیکن جب یہی احتجاج پر تشدد شکل اختیار کر لے، توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ قیمتی املاک کی تباہی اور انسانی جانوں کے ضیاع کا سبب بنے تو اس کا فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح کے رویے احتجاج کو غیر سنجیدہ بنا دیتے ہیں اور اصل مقصد و مطالبات پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔

گزشتہ دنوں کانپور شہر میں کچھ نوجوانوں نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے "آئی لو محمد ﷺ" کا ایک بینر لگایا۔ بینر لگانا ان نوجوانوں کی سادہ سی کوشش تھی کہ وہ اپنے جذبات کا پر امن اظہار کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ اپنے نبی ﷺ سے کتنی شدید محبت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ معمولی سی بات بھی بعض حلقوں کو ناگوار گزری۔ پولیس نے فوراً حرکت میں آ کر پچیس مسلم نوجوانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا مقدمہ درج کر دیا۔ بس پھر کیا تھا یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ ہر مسلمان کا دل تڑپ اٹھا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت کے اظہار پر بھی مقدمات درج ہوں گے؟ ملک بھر میں اس ناانصافی کے خلاف آہستہ آہستہ احتجاج شروع ہو گئے۔ ہر طرف، ہر گلی، ہر محلے میں یہی نعرہ سنائی دینے لگا: "آئی لو محمد ﷺ" نوجوان، بچے، بوڑھے، خواتین سبھی اپنے گھروں سے نکل کر سڑکوں پر آ گئے۔ ان کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ موجزن تھا۔ انہیں کسی سیاسی فائدے یا نقصان کی فکر نہیں تھی، ان کے لیے بس ایک ہی بات اہم تھی ہمارے آقا ﷺ کی محبت۔ گجرات، تلنگانہ، آندھرا پردیش، اتراکھنڈ، اتر پردیش، مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش سمیت ملک کی کئی ریاستوں میں عوام سڑکوں پر آ گئے۔ لوگ ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈز لے کر پر امن انداز میں اپنے نبی ﷺ سے محبت کا اظہار کر رہے تھے لیکن بدقسمتی سے پولیس نے ان مظاہروں کو برداشت نہ کیا۔

یقیناً عشق رسول ﷺ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ ہماری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس محبت کا اظہار سڑکوں پر مظاہرہ کر کے کرنا ضروری ہے؟ کیا ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ دشمن طاقتیں اسی بات کا انتظار کرتی ہیں کہ کوئی موقع ملے اور وہ ہم پر حملہ کر سکیں؟ جب ہم سڑکوں پر آتے ہیں تو شر پسند عناصر بھی بھیس بدل کر ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ وہی لوگ پتھراؤ کرتے ہیں، فساد پھیلاتے ہیں اور پھر سارا الزام ہمارے نوجوانوں پر آ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے ہی نوجوان گرفتار ہوتے ہیں، انہیں جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے، ان پر سنگین دفعات لگتی ہیں، ان کے ماں باپ کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پوری قوم ایک نئی آزمائش میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا! نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ سڑکوں پر احتجاج سے اجتناب کریں کیونکہ یہ وقت جذبات سے زیادہ حکمت اور صبر کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم اگر واقعی عاشق رسول ﷺ ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود پاک کا ورد کریں۔ درود پاک ہی سب سے اعلیٰ اور افضل ذریعہ ہے عشق رسول ﷺ کے اظہار کا۔ نہ اس میں کوئی خطرہ ہے نہ کوئی رکاوٹ۔ نہ کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے نہ کوئی مقدمہ درج ہو سکتا ہے۔ اپنے گھروں کو درودِ پاک کی خوشبو سے معطر کریں۔ مساجد میں اجتماعی درود کی محافل سجائیں۔ گلی گلی، محلہ محلہ درود کی صدائیں گونجنی چاہئیں۔ یہی اصل احتجاج اور اصل محبت ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو نبی کریم ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہوگی۔

یاد رکھیں کہ نوجوان قوم کی میراث اور قوم کے پاسبان ہوتے ہیں ہمیں ان کی حفاظت اور ان کے جوش و جذبے کی قدر کرنی چاہیے۔ انہیں ایسے راستے پر نہیں ڈالنا چاہیے جو ان کی زندگی تباہ کر دے بلکہ انہیں مسجدوں میں لا کر درود شریف کی محافل میں شامل کیجیے۔ انہیں عشق رسول ﷺ کے آداب سکھائیں کہ ہمارا اصل ہتھیار احتجاج نہیں بلکہ درودِ پاک، دعا، صبر اور حکمت ہے۔ لہٰذا! سڑکوں پر اپنی محبت کو ضائع نہ کریں، پولیس کی لاٹھیاں کھانے سے، جیلوں میں بند ہونے سے، مقدمات کا سامنا کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اللہ کے حضور جھک کر درودِ پاک کا ورد کریں، اس کی رحمت کو متوجہ کریں کیونکہ وہی سب سے بڑا مددگار ہے اور سب سے بڑا محافظ ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ احتجاج کے سلسلے میں بھی شریعتِ اسلامی نے ہمیں اصول و ضوابط سکھائے ہیں۔ سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ احتجاج، دھرنا یا ریلی کسی بھی صورت میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ اس میں گالم گلوچ، بدکلامی، تشدد، دوسروں کی املاک کو نقصان پہنچانا، ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنا یا بے قصور انسانوں کو پریشان کرنا سراسر ممنوع اور ناقابل قبول ہے۔ اسلام ہمیں صبر، برداشت، حسنِ اخلاق اور حکمت کے ساتھ اپنی بات کہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبان اور عمل سے ایسے جذبات کو اجاگر کریں جو دوسروں کے دلوں میں نرمی، فہم و فراست اور بیداری پیدا کریں نہ کہ نفرت و اشتعال۔ یہ بھی ایک اہم پہلو ہے کہ دوران احتجاج جوشِ خطابت یا جذبہ ایمانی میں بہہ کر کوئی ایسا قدم نہ اٹھا لیا جائے جس سے دین اسلام یا امت مسلمہ کی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ دشمنانِ اسلام اور میڈیا کے ایسے عناصر جو اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کے درپے رہتے ہیں وہ ان مظاہروں میں ہونے والی کسی بھی غلطی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا! ہمارے احتجاج کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ وہ نہ صرف اسلامی وقار کا عکاس ہو بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی دعوتِ فکر و نظر بن جائے۔ نوجوانوں کو بھی اس بات کی تربیت دینی ہوگی کہ احتجاج کے مفہوم کو سمجھیں۔ صرف نعروں، جلوسوں اور بینروں سے احتجاج مکمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے فہم و بصیرت، تدبر، حکمتِ عملی اور نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم واقعی اپنے دین، اپنے حقوق اور اپنے نظریات کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں علم، شعور اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ میدان میں آنا ہوگا۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ احتجاج بلاشبہ ہمارا بنیادی حق ہے لیکن اس حق کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اپنی دینی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کا مکمل ادراک ہونا چاہیے۔ احتجاج صرف آواز اٹھانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے جو قوموں کی تقدیر بدل سکتی ہے بشرطیکہ یہ احتجاج مثبت، تعمیری، پر امن اور با مقصد ہو۔

> احتجاج بلاشبہ ہمارا بنیادی حق ہے لیکن اس حق کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اپنی دینی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کا مکمل ادراک ہونا چاہیے۔ احتجاج صرف آواز اٹھانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے جو قوموں کی تقدیر بدل سکتی ہے

---

# سپریم کورٹ کے جج پر جوتا پھینکنے کی کوشش
## عدلیہ کی حرمت پر حملہ، جمہوریت کے لیے خطرہ

مومن فیاض احمد
ایجوکیشنل و کریئر کونسلر، صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

بھارت کی سب سے بڑی عدالت، سپریم کورٹ جسے انصاف کی سب سے بلند چوٹی کہا جاتا ہے میں حال ہی میں ایک ایسا افسوسناک واقعہ پیش آیا جس نے نہ صرف عدالتی وقار بلکہ جمہوری قدروں کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔:

ایک وکیل راکیش کشور نے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بی آر گوائی پر جوتا پھینکنے کی کوشش کی۔ خوش قسمتی سے عدالت میں موجود سیکیورٹی اہلکاروں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے اسے روک لیا اور گرفتار کر لیا۔

یہ واقعہ محض ایک غیر مہذب حرکت نہیں بلکہ عدلیہ کی حرمت پر براہِ راست حملہ ہے۔ عدالتِ عظمیٰ وہ مقام ہے جہاں انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں، جہاں عام شہری اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے رجوع کرتا ہے۔ اگر اسی ادارے پر حملہ ہو تو پھر انصاف پر عوام کا اعتماد کیسے باقی رہے گا؟

**پس منظر اور ممکنہ سازش:** ذرائع کے مطابق، راکیش کشور نے جوتا پھینکنے سے قبل "سناتن کا اپمان نہیں سہیں گے" کے نعرے لگائے۔ چند روز قبل چیف جسٹس بی آر گوائی نے ایک کیس کے دوران ایک تبصرہ کیا تھا جسے کچھ انتہا پسند عناصر نے مذہبی تناظر میں توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ ممکن ہے کہ اسی بیان کو بنیاد بنا کر راکیش کشور کو اکسایا گیا ہو۔ یہ واقعہ اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ عدالتوں کو بھی اب نفرت انگیز سیاست کے اثرات سے محفوظ رکھنا ایک بڑا چیلنج بنتا جا رہا ہے۔

فی الحال کوئی مضبوط ثبوت نہیں کہ یہ کسی تنظیم یا جماعت کی منظم سازش تھی، لیکن مذہبی جذبات کو بھڑکانے والے بیانات نے یقیناً اس واقعے کی زمین تیار کی۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جو ملک کے انصاف پسند معاشرے کے لیے زہرِ قاتل ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر یہ حرکت کسی مسلم نے کی ہوتی؟

یہاں ایک تلخ مگر سچی حقیقت پر غور ضروری ہے اگر یہی حرکت کسی مسلمان وکیل نے کی ہوتی، تو آج پورا میڈیا اسے "دیش دروہ" (ملک دشمنی) سے جوڑ چکا ہوتا، ٹی وی چینلوں پر شور مچا ہوتا، اور مختلف ناموں سے پوری قوم کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا جاتا۔ مگر جب یہی حرکت ایک غیر مسلم شخص کرتا ہے تو اسے محض "ایک جذباتی ردِ عمل" کہہ کر بات ختم کر دی جاتی ہے۔ یہ دوہرا معیار نہ صرف انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کے لیے بھی خطرناک ہے۔ قانون کا ترازو سب کے لیے برابر ہونا چاہیے نہ کسی کو مذہب کی بنیاد پر مجرم ٹھہرایا جائے، نہ کسی کو مذہب کی بنیاد پر بخشا جائے۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے، یہی جمہوریت کی روح ہے۔

اگر سپریم کورٹ کے جج ہی محفوظ نہیں تو عام آدمی کا کیا ہوگا؟

یہ سوال ہر باشعور شہری کے ذہن میں گونج رہا ہے۔ اگر ملک کی سب سے بڑی عدالت کے جج پر حملے کی کوشش ممکن ہے، تو عام آدمی کی جان و عزت کس حد تک محفوظ ہے؟

عدلیہ کی ساکھ اور ججوں کی حفاظت جمہوریت کی بنیاد ہے۔ اگر جج خوف یا دباؤ میں آئیں تو انصاف کا توازن بگڑ جائے گا۔ لہٰذا حکومت کو عدالتوں کی سیکیورٹی مزید سخت کرنی چاہیے تاکہ کوئی شخص قانون کے محافظوں کو نشانہ بنانے کی ہمت نہ کرے۔

**بار کونسل آف انڈیا کا بروقت قدم:** واقعے کے فوراً بعد بار کونسل آف انڈیا نے راکیش کشور کا وکالت لائسنس معطل کر دیا اور تادیبی کارروائی شروع کر دی۔ یہ فیصلہ نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ اس سے یہ پیغام بھی گیا کہ وکالت کا پیشہ محض ایک روزگار نہیں بلکہ ایک مقدس ذمہ داری ہے۔

اگر وکیل ہی قانون شکنی کریں تو عوام سے قانون کی پاسداری کی توقع کیسے رکھی جا سکتی ہے؟

کیا راکیش کشور کو سزا ملنی چاہیے؟

یقیناً، کیونکہ اس کی حرکت عدالت کی توہین (Contempt of Court) کے زمرے میں آتی ہے۔

**یہ جرم دو سطحوں پر قابل گرفت ہے:** 1. قانونی طور پر اس نے جج پر حملے کی کوشش کی، جو فوجداری قانون کے تحت جرم ہے۔ 2. اخلاقی طور پر اس نے عدلیہ کے وقار اور وکالت کے ضابطے کی خلاف ورزی کی۔

ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی نہ کی گئی تو کل کوئی بھی شخص جذبات کی آڑ میں قانون سے کھیلنے لگے گا۔ یہ واقعہ ایک واضح مثال ہے کہ قانون سے بالاتر کوئی نہیں چاہے وہ وکیل ہی کیوں نہ ہو۔

عدلیہ کی توہین کیوں؟

سپریم کورٹ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ قوم کے ضمیر کی علامت ہے۔ یہاں بیٹھے جج ملک کے آئین، مساوات، اور انصاف کے محافظ ہیں۔ عدالت میں جوتا پھینکنے کی کوشش نہ صرف ایک فرد کی بے ادبی ہے بلکہ یہ پورے ادارے کی توہین ہے۔ ایسے اقدامات جمہوریت کے بنیادی اصول عدلیہ کی آزادی کو کمزور کرتے ہیں۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو عوام کا عدالت پر سے اعتماد ختم ہو جائے گا، اور جب عدالت پر اعتماد نہیں رہتا تو پھر جمہوریت محض ایک کھوکھلا نعرہ بن کر رہ جاتی ہے۔

**اختلافِ رائے کی تہذیب:** اختلافِ رائے ہر شہری کا حق ہے، مگر اس کی ایک تہذیب ہے۔ عدالت کے فیصلے پر اعتراض ہو تو قانونی اپیل، نظرِ ثانی یا آئینی چارہ جوئی کے راستے موجود ہیں۔ لیکن جوتا پھینکنا یا نعرے لگانا کسی مہذب معاشرے کا شیوہ نہیں۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ جذباتیت میں عدلیہ کی توہین کرنا دراصل خود اپنے انصاف کے حق پر حملہ ہے۔

**جمہوریت کے لیے خطرے کی گھنٹی:** جمہوریت تین ستونوں پر قائم ہے مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ۔ ان میں سے کسی ایک پر حملہ دراصل پورے نظام کو ہلانے کے مترادف ہے۔ آج اگر عدلیہ پر حملہ ہوا ہے تو کل پارلیمنٹ یا آئین پر سوال اٹھائے جائیں گے۔ لہٰذا قوم کے ہر شہری، خاص طور پر تعلیم یافتہ طبقے پر فرض ہے کہ وہ اداروں کے احترام کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھے۔ یہ واقعہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آزادیِ اظہار اور بدتمیزی میں فرق ہوتا ہے۔ اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن بے ادبی کبھی نہیں۔ عدلیہ کے احترام کو مجروح کرنا، دراصل خود اپنے مستقبل کو تاریک کرنا ہے۔ سپریم کورٹ اور جج صاحبان ہماری جمہوری روح کے محافظ ہیں ان کی عزت و حفاظت ہم سب پر فرض ہے۔ اداروں کی توہین ناقابل برداشت ہے۔ اختلاف ہو سکتا ہے، مگر بے ادبی نہیں۔

---

# جمہوریت، قانون اور قومی یکجہتی کا تقاضا

مومن فیاض احمد
سپروائزر، ایجوکیشنل و کریئر کونسلر،
صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

مولانا توقیر رضا کی گرفتاری اور مولانا حسن کی جائیداد پر بلڈوزر چلانے کے حالیہ واقعات نے پورے ملک میں سنجیدہ بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ واقعات نہ صرف ایک فرد یا طبقے کے خلاف کارروائی کے طور پر دیکھے جا رہے ہیں بلکہ یہ ہمارے جمہوری ڈھانچے، انصاف کے نظام اور قومی اتحاد پر بھی سوالیہ نشان ہیں۔

ہندوستان ایک جمہوری اور آئینی ملک ہے، جہاں ہر شہری کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ آئین ہمیں آزادیٔ اظہار، مذہبی آزادی اور قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اگر کوئی شہری یا رہنما قانون توڑتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی عدالتی دائرے میں ہونی چاہیے۔ گرفتاری یا سزا کا فیصلہ عدالت کے ذریعہ ہونا چاہیے، نہ کہ کسی بھی طاقت یا دباؤ کے تحت۔ لیکن حالیہ واقعات میں یہ تاثر گہرا ہو رہا ہے کہ قانون کے بجائے طاقت اور سیاست کو ترجیح دی جا رہی ہے۔

1. انصاف کے نظام پر عوام کا اعتماد متزلزل ہوتا ہے جب لوگ دیکھتے ہیں کہ عدالتی فیصلے کے بغیر جائیدادیں مسمار ہو رہی ہیں یا گرفتاریاں ہو رہی ہیں، تو وہ قانون کی غیر جانبداری پر سوال اٹھاتے ہیں۔
2. سیاسی انتقام کا ماحول پیدا ہوتا ہے عوام کو یہ لگتا ہے کہ یہ کارروائیاں اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے کی جا رہی ہیں، نہ کہ قانون کی خاطر۔
3. قومی یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے ایک طبقہ اپنے آپ کو نشانہ بنتا ہوا محسوس کرتا ہے، جس سے معاشرے میں دوریاں اور تقسیم بڑھتی ہیں۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارا ملک مختلف مذاہب، زبانوں اور ثقافتوں کا حسین سنگم ہے۔ یہی تنوع ہماری اصل طاقت ہے۔ اگر اس تنوع کو دشمنی یا نفرت میں بدل دیا گیا تو نہ صرف ہمارا سماج کمزور ہوگا بلکہ ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے سے بھٹک جائے گا۔

محبتِ وطن کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب مل کر قانون کی بالادستی قائم کریں۔ انصاف سب کے لیے برابر ہو، چاہے وہ کسی بھی مذہب، زبان یا طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر ہم قانون کو سیاست کے ماتحت کر دیں گے تو یہ حب الوطنی نہیں بلکہ ملک کو کمزور کرنے کے مترادف ہوگا۔

آج ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے قومی یکجہتی کی۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور دیگر برادریاں مل کر ہی اس وطن کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہیں۔ بھائی چارہ، محبت اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام ہی ہندوستان کی پہچان ہے۔

لہٰذا، وقت کا تقاضا ہے کہ نفرت کے بجائے انصاف کو اپنایا جائے، انتقام کے بجائے قانون کو مضبوط کیا جائے اور تقسیم کے بجائے اتحاد کو فروغ دیا جائے۔ یہی وہ راستہ ہے، جس پر چل کر ہمارا وطن ترقی کرے گا اور دنیا میں ایک مثالی قوم کی حیثیت سے ابھرے گا۔

وطن سے محبت کا پیغام یہی ہے کہ ہم انصاف کو اپنا شعار بنائیں، اور قومی یکجہتی کا راز یہی ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔

---

# مسلمان، آزمائش، صبر، حکمت اور بقاء کی جستجو!

مولانا قاری اسحاق گورا

ہندوستان کی فضاؤں میں صدیوں سے گونجنے والی اذان آج بھی اسی طرح بلندی سے سنائی دیتی ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ ان اذانوں کے درمیان مسلمانوں پر سوتیلا سلوک مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر اتر پردیش میں بلڈوزر کا جو کھیل رچایا جا رہا ہے، وہ محض اینٹ اور پتھر کی دیواریں توڑنے کا عمل نہیں بلکہ ایک پوری قوم کی عزت، محنت اور امیدوں پر حملہ ہے۔ عدالتِ عظمیٰ کے واضح احکامات اور آئین کی ضمانتوں کے باوجود یہ کارروائیاں صرف مسلمانوں کے خلاف ہوتی ہیں، جس سے یہ احساس گہرا ہوتا جا رہا ہے کہ جیسے یہ ملک ہمیں برابر کا شہری ماننے سے گریزاں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر یہ رویہ کیوں ہے؟ اور اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے؟

یہ حقیقت سمجھنا ضروری ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو رویہ روا رکھا جا رہا ہے، وہ محض اتفاق یا کسی ایک شخص کے تعصب کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی سیاسی حکمتِ عملی ہے۔ سیاست دانوں نے اکثریتی طبقے کے خوف اور غصے کو ایک ہتھیار بنا دیا ہے۔ عوام کی توجہ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی سے ہٹا کر مسلمانوں پر مرکوز کر دی جاتی ہے تاکہ اصل مسائل دب جائیں۔ مسلمانوں کے گھروں کو مسمار کر کے اکثریت کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ "تم محفوظ ہو کیونکہ ہم دشمن کو کچل رہے ہیں"۔ یوں یہ سوتیلا سلوک دراصل ایک سیاسی تماشہ ہے، جس میں کمزور کو قربانی کا بکرا بنایا جاتا ہے۔

سپریم کورٹ بار بار کہہ چکا ہے کہ بغیر قانونی نوٹس کے کسی کا مکان گرانا آئین کی خلاف ورزی ہے۔ لیکن جب زمین پر بلڈوزر چلتا ہے تو یہ آواز کہیں کھو جاتی ہے۔ اس سے مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ شاید انصاف ان کے دروازے پر آتے آتے تھک گیا ہے۔ مگر یہ مایوسی مستقل نہیں ہونی چاہیے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی عدلیہ پر دباؤ بڑھا، بالآخر انصاف نے اپنی جگہ بنائی۔ مسلمانوں کو عدلیہ سے امید توڑنے کے بجائے اس کی دہلیز پر زیادہ مضبوطی سے کھڑا رہنا ہوگا۔

یہ سوتیلا رویہ کیوں؟ اس کے کئی اسباب ہیں۔ نفسیاتی سبب یہ ہے کہ اکثریت کو بار بار یہ باور کرایا جاتا ہے کہ مسلمان خطرہ ہیں، ان سے ڈرنا چاہیے۔ تاریخی سبب یہ ہے کہ ماضی کی تلخیوں کو بار بار دہرا کر مسلمانوں کو ہمیشہ "قصوروار" ثابت کیا جاتا ہے۔ سماجی سبب یہ ہے کہ مسلمان معاشی اور تعلیمی طور پر کمزور ہیں، ان پر وار کرنا آسان ہے۔ ان کے پاس بڑے وکیل یا طاقتور میڈیا یا ادارے نہیں جو ان کی آواز کو بلند کرسکیں۔ یوں مسلمانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک دراصل کمزور پر طاقت آزمانے کا ایک آسان راستہ بن چکا ہے۔

یہ سب سے اہم سوال ہے۔ غصہ، احتجاج اور نعرے وقتی جذبات کو تسکین دیتے ہیں مگر حالات کو نہیں بدلتے۔ مسلمانوں کے لئے اصل حکمت عملی یہ ہے کہ وہ اپنی توانائی کو طویل المدتی منصوبہ بندی میں لگائیں۔ مسلمانوں کو سب سے پہلے تعلیم کو اپنا ہتھیار بنانا ہوگا۔ اگر نئی نسل یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور پیشہ ورانہ میدانوں میں آگے بڑھے گی تو قوم کی وقعت خود بخود بڑھے گی۔ تعلیم صرف روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ عزت اور وقار کا ضامن ہے۔ آج کا سب سے بڑا انتقام یہی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو اتنا مضبوط بنا دیں کہ کل کوئی بلڈوزر ان کے خواب نہ توڑ سکے۔

مسلمانوں کو آئین پر یقین رکھنا ہوگا اور اسی کے سائے میں اپنی لڑائی لڑنی ہوگی۔ عدالتوں میں مقدمات لڑنے کے لئے وکلاء کی ایک نسل تیار کرنا ہوگی۔ قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہی قوم کو بچانے کا واحد راستہ ہے۔ مکان دوبارہ بنایا جا سکتا ہے مگر آئین سے امید ٹوٹ جائے تو پوری قوم بے سہارا ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری ان کا انتشار ہے۔ ایک علاقے میں مکان گرتا ہے تو دوسرے علاقے میں لوگ خاموش رہتے ہیں۔ یہ خاموشی ختم کرنا ہوگی۔ اجتماعی شعور پیدا کرنا ہوگا کہ ایک کا دکھ سب کا دکھ ہے۔ اتحاد کی طاقت ہی وہ بنیاد ہے جس پر مستقبل کی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ آج کا زمانہ بیانیے کا ہے۔ جس کے پاس کہانی ہے، وہ جیتتا ہے۔ مسلمانوں کو یہ شکایت کافی نہیں کہ بڑے میڈیا یا ادارے ان کے خلاف ہیں۔ اب وقت ہے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم بنائیں، اپنی تحریریں اور فلمیں دنیا تک پہنچائیں۔ جب دنیا دیکھے گی کہ بلڈوزر کے نیچے محض مکان نہیں بلکہ خواب اور زندگیاں بھی ٹوٹتی ہیں تو منظر نامہ بدلنے لگے گا۔

اسلام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ صبر شکست نہیں بلکہ حکمت ہے۔ نفرت کا جواب نفرت سے دینا مزید نقصان کا باعث بنتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اخلاق کو مضبوط رکھیں۔ خدمت، شرافت اور کردار کے ذریعے معاشرے کو جیتیں۔ جب دشمن طاقت کے نشے میں ہو تو اس کا جواب حکمت اور صبر سے دینا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ کیا بلڈوزر ہمیشہ مسلمانوں پر ہی چلتا رہے گا؟ کیا آئین کی چھتری ہمیشہ کمزور رہے گی؟ کیا انصاف زمین پر کبھی نہیں اترے گا؟ یہ سوال اپنی جگہ باقی ہیں۔ لیکن سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ہم امید کا چراغ بجھا دیں گے؟ اگر ہم نے چراغ بجھا دیا تو اندھیرا ہمارا مقدر ہو جائے گا۔ مگر اگر ہم اسے جلائے رکھیں تو صبح کی کرنیں ضرور پھوٹیں گی۔

مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان میں جو سوتیلا برتاؤ کیا جا رہا ہے، خاص کر اتر پردیش میں بلڈوزر کی سیاست نے جس طرح اپنی شکل دکھائی ہے، وہ صرف چند گھروں کے گرنے کا معاملہ نہیں بلکہ یہ ایک پوری برادری کے وجود اور وقار پر حملہ ہے۔ یہ رویہ مسلمانوں کے دل میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ شاید وہ اس سرزمین کے برابر کے شہری نہیں۔ مگر تاریخ اور قرآن دونوں ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہر آزمائش کے بعد آسانی ہے اور ہر اندھیرا صبح کے سامنے کمزور ہے۔ اس لئے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ مسلمان اگر آج مایوس ہو جائیں تو کل کی نسلیں بھی غلامی اور بے بسی میں جئیں گی۔ لیکن اگر آج وہ حکمت اور صبر کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں تو آنے والا کل ان کے لئے امید کا چراغ لے کر آئے گا۔

بلڈوزر کی سیاست نے دراصل یہ واضح کر دیا ہے کہ طاقت ہمیشہ انصاف کے ساتھ نہیں ہوتی، لیکن انصاف کی اپنی ایک دیرپا طاقت ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اگر وہ تعلیم میں پیچھے رہیں گے، اگر وہ اتحاد سے خالی ہوں گے، اگر وہ اپنے بیانیے کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑیں گے، تو ان پر یہ سوتیلا سلوک جاری رہے گا۔ لیکن اگر وہ اپنی نسلوں کو تعلیم کی روشنی سے آراستہ کریں گے، آئینی جدوجہد کو اپنی ڈھال بنائیں گے، اتحاد کو اپنی بنیاد بنائیں گے، اور اخلاقی برتری کے ساتھ معاشرے کو اپنی خدمت دکھائیں گے تو یہ سوتیلا سلوک رفتہ رفتہ کمزور پڑ جائے گا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# بوپوڑی علاقے میں اردو جونیئر کالج کے

## قیام کی شاندار افتتاحی تقریب

بوپوڑی، پونے (مہاراشٹر): پونے میں اردو تعلیم کے فروغ کی تاریخ میں ایک نیا باب اُس وقت رقم ہوا جب پونے مہانگر پالیکا کی اردو اسکول بوپوڑی کو گیارہویں اور بارہویں جماعت (سائنس) کی سرکاری منظوری حاصل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اردو جونیئر کالج کا باضابطہ آغاز عمل میں آیا۔ اس پُرمسرت موقع پر تنظیمِ والدین برائے اردو مدارس، پونے کی جانب سے ایک پُروقار اور شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس نے تعلیمی و سماجی حلقوں میں گہری معنویت پیدا کی۔ تقریب کی صدارت معزز کارپوریٹر جناب پرکاش ڈھورے نے کی، جبکہ شیواجی نگر اسمبلی حلقے کے رکنِ اسمبلی جناب سدھارتھ شرولے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اسی طرح پونے مہانگر پالیکا کے ثانوی و تکنیکی شعبہ تعلیم کی افسرِ اعلیٰ محترمہ آشا اُباڑے، سابق کارپوریٹر جناب آنند چندر کانت چھاجڈ، جناب ونود رنپیسے اور اوندھ حلقہ کے جناب بالاصاحب راناوڑے نے بطورِ مہمانانِ اعزازی شرکت کر کے جلسے کو وقار بخشا۔ اس موقع پر جونیئر کالج، سائنس لیبارٹری، لائبریری اور عبادت گاہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ تقریب کے دوران اردو ہائی اسکول اور پرائمری اسکول کے سابقہ مدرسین کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں مومنٹو پیش کیے گئے۔ اسی طرح جناب سدھارتھ شرولے نے جونیئر کالج کے قیام میں نمایاں کردار ادا کرنے والے افراد کی خصوصی عزت افزائی کی۔ جناب عبدالغنی مجاور نے، بطور جنرل سکریٹری تنظیمِ والدین برائے اردو مدارس، پونے، اراکینِ تنظیم، بوپوڑی اردو ہائی اسکول کی انچارج پرنسپل محترمہ عرب شبانہ رضوان، اردو پرائمری اسکول کی پرنسپل محترمہ روبینہ طلانی، تمام تدریسی و غیر تدریسی عملے کے ہمراہ اس کامیابی کو ممکن بنایا۔ اس تاریخی موقع پر اکبر حسین خان صاحب، ایوب بھائی، سمیر خان، محترمہ ظل ہما، ساجد بھائی، خالد عبدالکریم عطار اور دیگر فعال اراکین نے شرکت کی۔ مزید برآں، لوناوالا، بارامتی، داپوڑی اور پمپری چنچوڑ کے مختلف اردو اسکولوں کے نمائندگان نے بھی اپنی موجودگی سے تقریب کو چار چاند لگا دیے۔ افتتاحی تقریب کی نظامت کے فرائض، اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج بوپوڑی کے استاد جناب انصاری محمد صادق نے انجام دیے، جبکہ انچارج پرنسپل محترمہ عرب شبانہ رضوان نے ہدیۂ تشکر پیش کیا۔

# افغانستان سے علمی ہی نہیں ہمارا صدیوں پرانا تہذیبی اور ثقافتی تعلق ہے

## یہ افغانستان ہی ہے جہاں ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرانے کے لئے ہمارے اکابرین نے جلاوطن حکومت قائم کی تھی

نئی دہلی: افغانستان نے وزیر خارجہ مولانا امیر خاں متقی کے پس منظر میں میڈیا کے نمائندوں نے جب جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ افغانستان سے ہمارا علمی اور روحانی ہی تعلق نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ہمارے تہذیبی اور ثقافتی رشتہ بھی رہے ہیں انہوں نے کہا کہ بات یہیں تک محدود نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی جنگ آزادی سے بھی افغانستان کا ایک خاص رشتہ رہا ہے، آج کی نئی نسل ہوسکتا اس بات سے واقف نہ ہو لیکن یہ ایک تاریخ ہے کہ جنگ آزادی کے دوران دارالعلوم دیوبند کے صدرالمدرسین شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی ایما پر افغانستان میں ہی ہمارے مجاہدین آزادی نے ایک جلاوطن حکومت قائم کی تھی جس کا صدر راجہ مہندر پرتاب سنگھ کو بنایا گیا تھا، مولانا برکت اللہ جیسی اہم شخصیت وزیر اعظم اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ وزیر خارجہ تھے، انہوں نے آگے کہا کہ افغان عوام نے بھی غیر ملکی تسلط سے اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے ہمارے اکابرین کا طریقہ کار ہی اختیار کیا، ہم نے اس برطانوی قوم سے طویل جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کی حکمرانی کا سورج غروب نہیں ہوتا اور افغان عوام نے روس وامریکہ جیسی بڑی طاقتوں کو دھول چٹا کر آزادی حاصل کی ہے، مگر اس میں قدر مشترک یہ ہے کہ اس کے لئے انہوں نے وہی طریقہ کار اختیار کیا جو ہمارے بزرگوں نے ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے اختیار کیا تھا، قابل ذکر ہے کہ 1991 کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ جب افغانستان کا کوئی وفد وزیر خارجہ مولانا امیر خاں متقی کی سربراہی میں ہندوستان کے دورہ پر ہے، اس دورہ کے پروگراموں میں دارالعلوم دیوبند کا بھی دورہ شامل تھا، اپنے دیوبند دورہ کے دوران مولانا امیر خاں متقی نے دارالعلوم سے اپنی نسبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بار بار اسے مادر علمی اور روحانی مرکز کہہ کر مخاطب کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ افغان وزیر خارجہ بنیادی طور پر ایک عالم دین ہیں اور انہوں نے پاکستان سے اس مدرسہ سے تعلیم حاصل کی ہے جس کا سنگ بنیاد عظیم مجاہد آزادی مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ایک شاگرد مولانا عبدالحقؒ نے رکھا تھا، اسی خاص تعلق کے بنا پر دیوبند پہنچنے کے بعد افغانستان کے وزیر خارجہ نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر اور دارالعلوم دیوبند کے صدرالمدرسین مولانا ارشد مدنی سے خصوصی ملاقات بھی کی

میڈیا کی طرف سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب میں مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ دارالعلوم دیوبند کی شہرت عالمگیر ہے اور یہاں پوری دنیا سے طلبا تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں ان میں افغانستان کے طلبا بھی شامل ہیں، چنانچہ غیر ممالک سے اور خاص طور سے اسلامی ملکوں سے جو لوگ ہندوستان آتے ہیں وہ دارالعلوم دیوبند کو بھی دیکھنے کے خواہش مند رہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ کا دیوبند دورہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے تاہم اس کے پیچھے علمی، روحانی، ثقافتی اور تہذیبی عوامل بھی کارفرما ہیں، ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم پرامید ہیں کہ اس دورہ سے ہندوستان اور افغانستان کے درمیان باہمی تعلقات مزید مستحکم ہوں گے، ہندوستان کے وزیر خارجہ نے کابل میں ہندوستانی سفارت خانہ کو فعال کرنے کا اعلان کیا ہے، اس سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلیمی اور تجارتی رشتوں میں بھی مزید تیزی آئے گی، مولانا مدنی نے یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ ہندوستان اور افغانستان کے قریب آنے سے پورے خطہ میں امن واستحکام کے قیام میں مدد ملے گی، قابل ذکر ہے کہ دورہ کے درمیان ایک اجلاس عام بھی ہونا تھا، مولوی امیر خاں متقی کو دیکھنے اور سننے کے لئے بڑی تعداد میں لوگ باہر سے بھی آئے تھے مگر افغانستان کے وفد کے ہمراہ دہلی سے وزارت خارجہ کی جو ٹیم آئی تھی اس نے سیکورٹی کا حوالہ دیکر دورہ کو مختصر کرا دیا چنانچہ اجلاس عام نہیں ہوسکا اس سے لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی، دارالعلوم کے دورہ سے افغانستان کے وزیر خارجہ بہت خوش نظر آئے جس طرح یہاں ان کا والہانہ استقبال ہوا اور مہمان نوازی کی گئی اس کی ستائش انہوں نے میڈیا کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے بھی کی اور اس کے لئے انہوں نے علماء دیوبند، تمام طلبا اور عوام کا شکریہ بھی ادا کیا۔

# دنیا کی سب سے اونچی ۱۲۵ فٹ کی اگربتی

## انٹرنیشنل پرپل فیسٹ گوا میں ہوئی روشن

ممبئی: مشہور پوجا سامان برانڈ سائیکل پیور اگربتی نے انٹرنیشنل پرپل فیسٹ گوا 2025 میں ایک نئی تاریخ رقم کی، جہاں 125 فٹ بلند دنیا کی سب سے اونچی اور جامع اگربتی کو روشن کیا گیا۔ یہ شاندار تقریب گوا کے معزز وزیر اعلیٰ ڈاکٹر پرمود ساونت کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اس خصوصی اگربتی کو 20 ماہر کاریگروں نے 26 دن میں تیار کیا، جس میں قدرتی اجزاء جیسے جامنی گوبھی اور شنگھ پُشپا کا استعمال کیا گیا۔ اس موقع پر موجود دیگر اہم شخصیات میں سوامی برہماچاری کملیشور آنند جی، وزیر سُبھاش فلد یسائی، راجیہ سبھا ایم پی سدانند تناوڈے سمیت کئی معززین شامل تھے۔ سائیکل پیور کے ڈائریکٹر کرن رنگا نے کہا کہ یہ اگربتی صرف خوشبو ہی نہیں، بلکہ روایات، جدت اور اتحاد کی علامت ہے۔ مینیجنگ ڈائریکٹر ارجن رنگا کے مطابق، یہ خوشبو یادداشت، عقیدت اور روحانی روشنی کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ اقدام نہ صرف بھارت کی روحانی وراثت کو خراجِ عقیدت ہے، بلکہ پُرامید، شفا بخش اور سب کو شامل کرنے والے پیغام کا ترجمان بھی ہے۔ پرپل فیسٹ میں یہ ”پرپل اگربتی“ صرف دیکھنے کا منظر نہیں، بلکہ ایک حیاتی تجربہ تھا، جس نے بصارت وسماعت سے محروم افراد کے لیے بھی خوشبو کے ذریعے پیغام رسانی کا کام کیا۔ یہ سائیکل پیور کی طرف سے سماجی شمولیت اور روحانی ثقافت کا حسین امتزاج تھا۔

# کہنہ مشق صحافی انصاری احسان الرحیم کو حکومتِ مہاراشٹر کا ممتاز صحافتی اعزاز

## نصف صدی پر محیط بے لوث صحافتی خدمات کا باوقار اعتراف

مالیگاؤں (احتشام انصاری، سینئر جرنلسٹ) قلم قدرت کی وہ عظیم نعمت ہے جس کے ذریعے انسان اپنے خیالات اور احساسات کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح اور قوم کی بیداری کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایک قلمکار اپنے قلم کی نوک سے قوم و ملت کی ایسی خدمت انجام دیتا ہے جس کی گونج زمانے تک سنائی دیتی ہے۔ یہی اعترافِ خدمت کسی بھی صحافی کے لیے حقیقی سرمایہ اور عزت کا نشان ہوتا ہے۔ اسی جذبۂ خدمت اور صداقت کے علمبردار ہیں مالیگاؤں کے بزرگ اور کہنہ مشق صحافی جناب انصاری احسان الرحیم، جنہیں حال ہی میں حکومتِ مہاراشٹر نے ان کی طویل اور بے داغ صحافتی خدمات کے اعتراف میں خصوصی صحافتی ایوارڈ سے نوازا ہے۔ حکومتِ مہاراشٹر کا اعترافِ خدمت: اردو اکیڈمی مہاراشٹر کے زیر اہتمام منعقدہ ایک باوقار تقریب میں یہ ایوارڈ پیش کیا گیا، جس میں پندرہ ہزار روپے نقد رقم اور توصیفی سند شامل تھی۔ اگرچہ حکومت کی نظرِ انتخاب تاخیر سے ان پر پڑی، مگر اہلِ قلم، عوام اور صحافتی حلقوں نے اس فیصلے کو ”حق بہ حقدار رسید“ قرار دیا۔ ایک غیر متنازعہ، مستقل مزاج اور سچے صحافی کو یہ اعزاز ملنے پر شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ عوامی حلقوں اور صحافتی برادری نے اسے اردو صحافت کے وقار میں اضافہ قرار دیا۔ نصف صدی پر محیط صحافتی سفر: جناب انصاری احسان الرحیم کا قلمی سفر تقریباً پچاس برس پر محیط ہے۔ انہوں نے نوجوانی ہی سے اپنے قلم کو حق گوئی کا ہتھیار بنایا۔ ابتدا میں انہوں نے مالیگاؤں اور ممبئی کے مختلف اخبارات میں مراسلہ نگار کے طور پر اپنی پہچان قائم کی۔ عوامی مسائل پر بے باک اظہارِ خیال نے انہیں کم عمری میں ہی مقبول بنا دیا۔ نامساعد حالات میں بھی انہوں نے قلم کو اپنا سہارا بنایا، اور کبھی سچائی کے راستے سے انحراف نہیں کیا۔ انصاری احسان الرحیم شہر کے معروف روزنامہ ڈیلی کے بانی اراکین میں شامل رہے ہیں۔ وہ مختلف دیگر اخبارات و رسائل سے بھی وابستہ رہے اور اپنے قلم کے جوہر دکھاتے رہے۔ فی الحال وہ روزنامہ نشاط نیوز کے کارگزار مدیر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والی تحریریں سنجیدہ تجزیے، متوازن رائے اور عوامی مفاد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ کتاب ”آئینۂ صحافت“ جدوجہد کی کہانی: دو برس قبل ان کی نصف صدی پر محیط محنت اور تجربات کا نچوڑ ”آئینۂ صحافت“ کے عنوان سے کتابی صورت میں منظر عام پر آیا، جو ان کے فکری سفر اور صحافتی استقامت کا آئینہ دار ہے۔ یہ مجموعہ ان کے علمی ذوق، غیر معمولی مشاہدے اور سماجی بصیرت کا واضح ثبوت ہے۔

زندگی میں توازن اور قلم میں استقامت: زندگی کے نشیب و فراز نے بھی ان کی حوصلہ مندی کو متزلزل نہیں کیا۔ گھریلو ذمہ داریوں اور سماجی خدمت کے درمیان انہوں نے ہمیشہ قابلِ تقلید توازن برقرار رکھا۔ ان کے فرزندان نے بھی اپنی تعلیم و محنت سے مختلف شعبوں میں کامیابیاں حاصل کیں۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم ممبئی ہائی کورٹ کے ممتاز وکیل اور جمعیت علمائے ہند کی لیگل ایڈ کمیٹی کے رکن ہیں۔ ڈاکٹر ساجد نعیم منصورہ انجینئرنگ کالج میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنے والد کی صحافتی وراثت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ زاہد ندیم طبی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ سب کامیابیاں انصاری احسان الرحیم کی مثالی تربیت، دیانت اور محنت کا ثمر ہیں۔ شہر مالیگاؤں کی جانب سے خراجِ تحسین: انصاری احسان الرحیم کے اس اعزاز پر شہر بھر کی دینی، سماجی، تعلیمی اور صحافتی شخصیات نے دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ سب نے دعا کی ہے کہ ان کا قلم ہمیشہ رواں رہے اور وہ آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بنے رہیں۔ جنابِ انصاری احسان الرحیم کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ سچائی، خلوص اور محنت کے ساتھ کی گئی جدوجہد کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ ان کا ایوارڈ صرف ایک فرد کی کامیابی نہیں بلکہ صحافت کے وقار اور قلم کی حرمت کی جیت ہے۔

# مظفر پور کے میناپور میں ہوئے ایک خوفناک سڑک حادثے میں چار لوگ جاں بحق

۱۰/اکتوبر کو مظفر پور کے میناپور میں ایک خوفناک سڑک حادثے میں چار افراد جاں بحق ہو گئے۔ کئی دیگر زخمی ہوئے جن میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔ یہ واقعہ میناپور تھانہ علاقہ کے تحت کھیمائی پٹی گاؤں میں پیش آیا۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب پک اپ ٹرک ٹریکٹر ٹریلر سے ٹکرا گیا۔ جائے وقوعہ پر افراتفری مچ گئی۔ آس پاس لوگ جمع ہو گئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس پہنچ گئی۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کا تعلق میناپور تھانہ علاقہ سے ہی ہے۔ کچھ ہرکھا گاؤں سے تھے، جبکہ کچھ مانساہی یا پورنیہ سے تھے۔ مرنے والوں میں تین ادھیڑ عمر مرد اور ایک دس سالہ لڑکی شامل ہے۔ معلومات کے مطابق اینٹوں سے لدا ایک ٹریکٹر شام دیر گئے میناپور کی طرف جا رہا تھا۔ اس دوران ٹریکٹر سائیڈ سے آنے والی پک اپ سے ٹکرا گیا۔ پک اپ میں سوار چار افراد سڑک پر گر گئے، اور کئی افراد بھی اس کی زد میں آ گئے۔ میناپور پولیس اسٹیشن آفیسر نے بتایا کہ دیر شام پک اپ اور ٹریکٹر کے درمیان تصادم میں چار لوگوں کی موت ہوگئی، جب کہ کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ انہیں علاج کے لیے میڈیکل کالج بھیج دیا گیا ہے۔

# مالیگاؤں کے سید محمود اشرف نگر کے نل خشک، عوام پانی کو ترس گئے

## اسلام پارٹی مائناریٹی سیل کے شہری صدر رضوان میمن نے پہنچایا زندگی کا پانی

مالیگاؤں: (خیال اثر) پاور لوم مزدوروں کے شہر مالیگاؤں میں ان دنوں پینے کے پانی کی شدید قلت نے عام شہریوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جو دن رات پاور لوم کی مشینوں کی گڑگڑاہٹ سے معیشت کو سانس دیتا ہے، مگر اب یہی شہر پیاس کی تپش میں جھلستا نظر آ رہا ہے۔ کبھی پائپ لائن پھٹ جانے سے کئی کئی دنوں تک پانی کی سپلائی منقطع رہتی ہے، تو کبھی گرنا ڈیم کے پمپنگ اسٹیشن پر نصب ٹرانسفارمر جل جانے سے پورا انتظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ ایسے میں مزدوروں، عورتوں اور بچوں کی حالت ناقابلِ بیان ہے جو صبح و شام نلوں کے پاس خالی برتن لیے پانی کی ایک بوند کے منتظر دکھائی دیتے ہیں۔ خاص طور پر رمضان پورہ کے گٹ نمبر 111 سید محمود اشرف نگر علاقے میں صورتحال سب سے زیادہ تشویش ناک بنی ہوئی ہے۔ یہاں کے مکینوں کے مطابق گزشتہ کئی دنوں سے نلوں میں پینے کے پانی کا نام و نشان تک نہیں۔ عوام نے جب یہ مسئلہ اسلام پارٹی مائناریٹی سیل کے شہری صدر رضوان میمن کے سامنے رکھا تو انھوں نے حسبِ روایت زبانی ہمدردی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ فوری طور پر عملی اقدامات کرتے ہوئے پانی کے ٹینکر کا بندوبست کرایا۔ رضوان میمن کی اس بروقت کارروائی سے بستی کے درجنوں گھروں میں وقتی طور پر راحت پہنچی اور پیاس سے نڈھال چہروں پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر رضوان میمن نے مقامی باشندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”پانی پلانا بہت بڑی نیکی ہے۔ اسلام میں پیاس بجھانا عبادت کے برابر سمجھا گیا ہے، اور ہم سابق رکن اسمبلی آصف شیخ کی سرپرستی اور مائناریٹی سیل کی جانب سے اسی جذبۂ خدمت کے تحت پانی پہنچانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔“ انھوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ سید محمود اشرف نگر میں پانی کی قلت کا مستقل حل نکالنے کے لیے میونسپل کمشنر روِیندر جادھو اور محکمہ آب رسانی کے ذمہ داران کا دورہ جلد کرایا جائے گا تاکہ موقع پر ہی اس مسئلے کی تہہ تک جا کر اس کا پائیدار حل تلاش کیا جا سکے۔ رضوان میمن کے اس اقدام کو عوامی سطح پر زبردست پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اشرف نگر کے بزرگوں اور خواتین نے ان کے قدم کو انسانی ہمدردی کی عملی مثال قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پانی جیسی بنیادی ضرورت کے معاملے میں عوام کی چیخ و پکار پر توجہ دینا کسی بھی عوامی نمائندے کی اصل پہچان ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے مالیگاؤں میں پانی کی فراہمی کا مسئلہ سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔ کبھی گرنا ڈیم سے کم دباؤ میں پانی آتا ہے تو کبھی پائپ لائن کے پرانے ہونے کے باعث سپلائی رک جاتی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ میونسپل انتظامیہ کو اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے ایک جامع منصوبہ بندی کرنی چاہیے تاکہ بار بار ہونے والے بحران سے نجات حاصل کی جا سکے۔ فی الحال سید محمود اشرف نگر میں اسلام پارٹی مائناریٹی سیل کے ٹینکر کی بدولت وقتی راحت تو پہنچ گئی ہے، مگر عوام کی نظریں اب بھی اس دن کا انتظار کر رہی ہیں جب ان کے نلوں سے پانی کی بوندیں نہیں بلکہ زندگی کے آثار رواں دواں ہوں گی۔

# ریکارڈ بلندی کے بعد سونے میں 722 اور چاندی میں 2220 روپے کی گراوٹ

نئی دہلی: ہفتے کے آخری کاروباری دن جمعہ، 3 اکتوبر 2025 کو سونے اور چاندی کی قیمتوں میں گراوٹ دیکھی گئی۔ مسلسل تین سیشنز تک ریکارڈ بلندی پر رہنے کے بعد ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر سونا دسمبر فیوچرز 722 روپے یعنی 0.61 فیصد کی کمی کے ساتھ 1,16,866 روپے فی 10 گرام پر آ گیا۔ اسی طرح، چاندی دسمبر فیوچر میں 2,220 روپے کی کمی واقع ہوئی اور یہ 1,42,500 روپے فی کلو پر پہنچ گئی۔ یہ گراوٹ بنیادی طور پر امریکی معاشی حالات اور اندرونی عوامل کی وجہ سے سامنے آئی۔ امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں کٹوتی کے اعلان کے بعد بین الاقوامی مارکیٹ میں سونا مسلسل ساتویں دن اضافہ دیکھ رہا تھا، جس کا اثر ہندوستانی مارکیٹ میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔ تاہم، ہفتے کے اختتام پر مارکیٹ میں بھرمار اور منافع کی بکنگ نے قیمتیں نیچے دھکیل دی۔

# تھانے میں واقع اولا سروس سینٹر پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کا احتجاج!

تھانے (حسین سلطان شیخ) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کے قومی ترجمان اور لیجسلیٹو پارٹی کے لیڈر رکن اسمبلی ڈاکٹر جتیندر آوہاڈ کی رہنمائی اور تھانے ضلع صدر منوج پردھان کی ہدایت پر تھانے کے واگلے اسٹیٹ علاقے میں واقع اولا کمپنی کے سروس سینٹر پر پارٹی کے کارکنان نے زبردست احتجاج کیا۔ یہ احتجاج اولا کمپنی کے ناقص اور غیر ذمہ دارانہ کام کاج کے خلاف کیا گیا، جس کی وجہ سے صارفین کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گاڑیوں کی بروقت مرمت نہ ہونے، ضروری اسپیئر پارٹس کی مسلسل قلت، اور سروس کے ناقص معیار جیسے مسائل پر پارٹی کی جانب سے کمپنی انتظامیہ کو آڑے ہاتھوں لیا گیا۔ اس موقع پر نیشنلسٹ یوتھ کانگریس (شرد پوار گروپ) کے تھانے شہر (ضلع) کے ورکنگ صدر راجیش قدم نے انتظامیہ سے براہِ راست بات کی اور صارفین کو درپیش مسائل پر سخت سوالات اٹھائے۔ راجیش قدم نے واضح الفاظ میں انتباہ دیا کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر تمام صارفین کی شکایات کا مؤثر حل نہ نکالا گیا، تو پارٹی کی جانب سے زبردست عوامی تحریک شروع کی جائے گی، اور ساتھ ہی قانونی چارہ جوئی کے تمام راستے بھی اپنائے جائیں گے۔ پارٹی کی جارحانہ حکمت عملی کے بعد، اولا کمپنی کے نمائندوں نے تمام مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کی یقین دہانی کرائی، اور وعدہ کیا کہ آئندہ صارفین کو معیاری اور فوری سروس فراہم کی جائے گی۔ اس احتجاجی کارروائی میں اقبال شیخ، راجیش ساٹم، کیتن جیڈھے، مہیش بھاگیونت، ساحل اُدوگڑے اور دیگر کئی پارٹی عہدیداران موجود تھے۔

## این سی پی-ایس پی کے تھانے کے نو نامزد صدر کا شاندار استقبال

ممبرا (حسین سلطان شیخ): راشٹریہ وادی کانگریس شرد چندر پوار پکش (این سی پی ایس پی) کے تھانے شہر (ضلع) کے نو نامزد صدر منوج پردھان کا پارٹی کے نوجوان لیڈر و ممبرا کے سماجی کارکن بلال شیخ (جسبیر) نے پارٹی کے تھانے دفتر پر گلدستہ پیش کرتے ہوئے مبارکباد و نیک خواہشات پیش کیں۔ بلال شیخ نے اس موقع پر کہا کہ منوج پردھان ایک سینئر لیڈر کے ساتھ اس سے پہلے بھی پارٹی کے تھانے کے صدر رہ چکے ہیں انہیں کام کرنے کا پارٹی کو آگے بڑھانے کا کارکنان کو ساتھ لیکر چلنے کا خاصہ تجربہ ہے اسکے علاوہ انکی ملنساری و اخلاق کارکنان کو لبھاتا ہے اور پارٹی کو مضبوط بناتا ہے۔ موسپل کارپوریشن (ٹی ایم سی) انتخاب کو لیکر بلال شیخ نے کہا کہ ایم ایل اے ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ اور صدر منوج پردھان کی قیادت میں ہم سب چناوی جنگ کے لئے پوری طرح سے تیار ہیں جیسے اسمبلی الیکشن تمام تر روکاوٹوں پریشانیوں کو درگذر کر کے ہم نے پوری طاقت سے اور اچھی مارجین سے جیتا تھا کارپوریشن چناو بھی اسی طرز پر جیتیں گے۔ حالانکہ بلال شیخ نے خود بھی ممبرا کے کوسہ حلقہ سے موسپل چناو لڑنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

# اردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے----!!!

## اردو اکیڈمی کی نااہلی پر اہل اردو کا ضمیر کب جاگے گا---؟؟

(شکیل احمد انصاری): مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا سہ روزہ گولڈن جوبلی جشن بظاہر اردو زبان کی خدمت اور اس کے فروغ کے نام پر منعقد کیا گیا، مگر حقیقت میں یہ جشن اردو کے وقار، اس کی روح اور اس کے تشخص کے قتلِ عام کی دردناک داستان بن گیا۔ تین دن تک حکومت اور اکیڈمی کے ذمہ داران نے اردو کے نام پر جو تماشہ برپا کیا، اس نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ آخر اردو کے ساتھ اتنی بے رحمی اور بے حسی کیوں؟ وہ زبان جو کبھی برصغیر کی تہذیب، شائستگی اور علم و ادب کی علامت تھی، آج اپنے ہی وطن میں اجنبی بنا دی گئی ہے۔ اس جشن کی سب سے بڑی ستم ظریفی یہ تھی کہ جس تقریب کا نام ”اردو جشن“ رکھا گیا، اس میں اردو کہیں نظر ہی نہیں آئی۔ دعوت نامے انگریزی میں، بینر مراٹھی میں، اور تقاریر ایسے افراد کے سپرد تھیں جو اردو بولنے سے بھی قاصر تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے اردو صرف بہانے کے طور پر استعمال کی گئی ہو، مقصد کچھ اور ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جس ادارے کا قیام اردو کے فروغ کے لیے عمل میں آیا، وہی ادارہ آج اردو کی تذلیل کا ذریعہ بن گیا۔ انعامات کی فہرست پر نظر ڈالیں تو حیرت اور شرمندگی دونوں کا سامنا ہوتا ہے۔ ایک ایسے نوجوان کو ”اردو کی دیرینہ خدمات“ کا ایوارڈ دینا جس کی عمر ابھی زندگی کے ابتدائی موڑ پر ہے، نہ صرف مذاق بلکہ ایک ناقابلِ معافی جرم ہے۔ انعام یافتگان میں وہ نام بھی شامل تھے جنھوں نے اردو کے لیے کبھی قلم نہیں اٹھایا، نہ کوئی مضمون لکھا، نہ کوئی رسالہ خریدا۔ لگتا تھا جیسے اعزازات میرٹ پر نہیں بلکہ تعلقات اور سفارش پر تقسیم کیے گئے ہوں۔ جن کے چہروں پر اردو کی الفت کا عکس تک نہ تھا، وہ اس تقریب میں ایسے کود کر پہنچے جیسے انھیں جنت کا پروانہ تھما دیا گیا ہو مگر اس شرمندگی کے بیچ ایک نام امید کی کرن بن کر ابھرا معروف ناول نگار رحمن عباس کا۔ انھوں نے صاف الفاظ میں اعلان کیا کہ وہ ایسے جشن کا حصہ نہیں بن سکتے جو اردو کی توہین کا سبب ہو۔ ان کا ایوارڈ واپس کرنا صرف انکار نہیں بلکہ احتجاج کا استعارہ بن گیا۔ اگر دیگر ایوارڈ یافتگان میں بھی اتنی غیرت ہوتی تو شاید اردو کو اس طرح تماشہ نہیں بننا پڑتا۔ رحمن عباس نے یہ ثابت کیا کہ عزت و خودداری کی کوئی قیمت نہیں ہوتی، اور اگر کوئی زبان کی عزت بچانے کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ اکیلا بھی ایک کارواں بن جاتا ہے۔ اردو اکیڈمی پر اٹھنے والے سوالات صرف انعامات تک محدود نہیں ہیں۔ دس کروڑ کی خطیر رقم سے منعقد اس جشن کی چمک دمک کے پیچھے جو بدعنوانی، نااہلی اور غفلت چھپی ہے، وہ اردو کے مستقبل کے لیے خطرناک اشارہ ہے۔ حیرت انگیز طور پر وہ ٹرافیاں جو ”اردو خدمت“ کے نام پر دی گئیں، اتنی کمزور تھیں کہ زمین پر گرتے ہی چکنا چور ہو گئیں۔ گویا یہ ٹرافیاں خود چیخ چیخ کر کہہ رہی ہوں کہ ہماری بنیادیں کھوکھلی ہیں، جیسے اردو کے سرکاری اداروں کی نیتیں اور نظم و ضبط۔ یہ جشن دراصل اردو کے جنازے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جہاں میزبان خود سوگوار تھے مگر دکھ کا اظہار مسکراہٹوں میں چھپا رہے تھے۔ اردو کی تذلیل پر کوئی شرمندگی نہیں، بس رسمی تالیوں اور تصویروں کی بھرمار تھی۔ یہ واقعہ یاددہانی ہے کہ زبانیں اداروں سے نہیں، کردار سے زندہ رہتی ہیں۔ اردو کے دشمن باہر نہیں، وہی ہیں جو اس کے محافظ بن کر بیٹھے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم دومنٹ کی رسمی خاموشی کے بجائے ایک زندہ عہد کریں۔ ہم اردو کے نام پر دھوکہ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اردو کی عزت بازار میں نیلام نہیں ہونے دیں گے، اور ہم اس زبان کی حفاظت اسی طرح کریں گے جیسے ایک ماں اپنے بچے کی کرتی ہے۔ اردو کسی کی جاگیر نہیں، یہ ایک تہذیب، ایک شناخت، ایک سانس ہے اور جو اپنی زبان کی عزت نہیں کرتا، وہ اپنی پہچان کھو دیتا ہے۔ یہ جشن نہیں تھا، یہ اردو کی قبر پر رقص تھا اور ہم گواہ ہیں کہ اس رقص کے ساز پر اردو کی روح تڑپتی رہی اور اردو والے محض تماشائی بنے ہوئے تھے۔

# بی این ایم نے بنو میں احتجاج کے دوران بلوچستان میں پاکستان کی دہشت گردی کی مذمت کی

بلوچستان: بی این ایم نے یورپ میں ہونے والے ایک احتجاج کے دوران بلوچستان میں پاکستان کی دہشت گردانہ حکمرانی کی شدید مذمت کی ہے۔ احتجاجی مظاہرین کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں ریاستی تشدد، سیاسی جبر اور انسانی حقوق کی پامالی روا ہے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق بی این ایم نے بین الاقوامی کمیونٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کی اس ”وحشیانہ حکمرانی“ کا نوٹس لے اور بلوچستان کے عوام کی حمایت کرے۔

# جموں کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے وفد کی جامعہ ملیہ ہاسٹل بحران پر وزیر اعلیٰ کے مشیر سے ملاقات

جموں کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے وفد نے ہفتہ کو وزیر اعلیٰ کے مشیر عمر عبداللہ سے ملاقات کی۔ ناصر سوگامی، سری نگر میں چیف منسٹر آفس میں۔ اسوسی ایشن کے قومی کنوینر ناصر کھویہامی کی قیادت میں وفد نے مشیر سے ملاقات کی تاکہ انہیں جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی، نئی دہلی میں کشمیری طلباء کو درپیش ہاسٹل رہائش کے بحران سے آگاہ کیا جا سکے۔ وفد میں ڈسپلنری کمیٹی کے چیئرمین دانش لون، قومی ترجمان ڈاکٹر زبیر ریشی اور ایسوسی ایشن کے مشیر پیرزادہ محبوب الحق شامل تھے۔ میٹنگ کے دوران، وفد نے اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا کہ خاص طور پر جموں و کشمیر کے طلباء کے لئے بنائے گئے ہاسٹل پر دوسری ریاستوں کے طلباء نے قبضہ کر رکھا ہے، جس سے کشمیری طلباء کی ایک بڑی تعداد مناسب رہائش کے بغیر رہ گئی ہے۔ انہوں نے اشتراک کیا کہ ہاسٹل کی سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے، کئی کشمیری طلباء اپنی ڈگریاں درمیان میں چھوڑنے یا دہلی میں مہنگی اور غیر محفوظ نجی رہائش تلاش کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جس کی وجہ سے بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ وفد نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جموں و کشمیر کے طلباء کے لیے اس وقف شدہ ہاسٹل کا تصور 2012 میں وزارت داخلہ، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی زیر قیادت اس وقت کی جموں و کشمیر حکومت اور جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی کے درمیان ایک معاہدے کے ساتھ کیا گیا تھا۔ 22.16 کروڑ روپے کی لاگت کا یہ پروجیکٹ جموں و کشمیر کے 700 طلباء کے لیے ہاسٹل میں رہائش فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ اس معاہدے پر اس وقت کے مرکزی وزیر داخلہ پی چدمبرم اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی موجودگی میں دستخط ہوئے تھے۔ تاہم، جموں و کشمیر کے طالب علموں کے لیے خاص طور پر ہاسٹل تعمیر کیے جانے کے باوجود، آج اس کے رہائشیوں کی اکثریت دوسری ریاستوں سے ہے۔ اس کے نتیجے میں کشمیری طلباء کو کیمپس میں رہائش کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وفد نے ریمارکس دیے کہ ”یہ ایک عجیب اور بدقسمتی کی صورت حال ہے، جہاں ہاسٹل کی تعمیر کے بعد بھی، کشمیری طلباء اپنی پڑھائی بند کرنے پر مجبور ہیں یا ہاسٹل کی سہولیات کی عدم دستیابی کی وجہ سے داخلہ لینے سے قاصر ہیں؛ ان کے لیے درخواست دینے کے باوجود۔“ ایسوسی ایشن نے مشیر پر زور دیا کہ وہ یہ معاملہ متعلقہ حکام کے ساتھ اٹھائیں اور کشمیری طلباء کے لیے کیمپس میں رہائش کی سہولیات میں اضافہ کرنے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ کیمپس سے باہر رہنے والوں کو کرایہ دار کے طور پر روزانہ چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بشمول بجلی اور پانی کے استعمال پر تنازعات، کرایہ سے متعلق ہراساں کرنا، اور دیگر مسائل جو ان کی پڑھائی اور ذہنی تندرستی میں خلل ڈالتے ہیں۔ جواب میں مشیر ناصر سوگامی نے وفد کو یقین دلایا کہ اس مسئلے کو متعلقہ حکام کے ساتھ فوری طور پر اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ ذاتی طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کا دورہ کر کے صورتحال کا جائزہ لیں گے اور طلباء سے بات چیت کریں گے۔ ایسوسی ایشن نے امید ظاہر کی کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں جموں و کشمیر کے طلباء کے لیے محفوظ، سستی اور باوقار رہائش فراہم کرنے کے اپنے اصل مقصد کو یقینی بنانے کے لیے فوری اصلاحی کارروائی کی جائے گی۔ وفد نے ایڈوائزر کو جموں و کشمیر کے پسماندہ طلباء کے لیے ایک آزاد آر سی اے اکیڈمی قائم کرنے کے ایسوسی ایشن کے منصوبوں سے آگاہ کیا جو سول سروسز اور دیگر مسابقتی امتحانات میں شرکت کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے اس پہل کے لیے تعاون طلب کیا، جسے دہلی، ممبئی اور حیدرآباد کی شراکت دار تنظیموں کے تعاون سے نافذ کیا جائے گا۔ مشیر سوگامی نے ملک بھر میں خاص طور پر بحران اور غیر یقینی صورتحال کے دوران طلباء کی حمایت میں ایسوسی ایشن کی مسلسل کوششوں کی تعریف کی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR-E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# جی ایس ٹی اصلاحات سے زرعی مشینری پر نمایاں بچت ہوئی ہے: مودی

## وزیر اعظم نریندر مودی نے دارالحکومت کے پوسا کیمپس میں ملک بھر میں زراعت سے متعلق 42000 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا افتتاح، سنگ بنیاد رکھا' کہا ہندوستان کو نہ صرف زرعی پیداوار میں خود کفیل بنانے کی ضرورت ہے بلکہ اپنی برآمدی صلاحیت کو بھی بڑھانا ہوگا

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ نئی اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) اصلاحات سے دیہی باشندوں، کسانوں اور مویشیوں کے مالکان کو کافی فائدہ ہوا ہے اور یہ کہ زرعی مشینری سستی ہونے کی وجہ سے ٹریکٹروں کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے سابقہ حکومتوں پر الزام لگایا کہ وہ زرعی شعبے اور کسانوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 11 سالوں میں زراعت کے بجٹ میں کئی گنا اضافہ کیا گیا ہے، کسانوں کو براہ راست ان کے کھاتوں میں امداد فراہم کی جا رہی ہے اور زراعت اور اس سے منسلک شعبوں کو مضبوط بنانے کے لیے نئی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا گیا ہے۔ مسٹر مودی دارالحکومت کے پوسا کیمپس میں ملک بھر میں زراعت سے متعلق 000,42 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا افتتاح، سنگ بنیاد اور وقف کر رہے تھے۔ ان میں دو بڑے پروگرام شامل ہیں: پردھان منتری دھن دھنیا کرشی یوجنا، جس کی لاگت 000,24 کروڑ روپے، اور 440,11 کروڑ کی لاگت کے ساتھ دالوں میں خود انحصاری کا مشن"۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "نئی جی ایس ٹی اصلاحات، جس کے بارے میں شیوراج جی بڑے جوش و خروش سے بات کر رہے تھے، اس سے گاؤں والوں، کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو بھی بہت فائدہ ہوا ہے۔ بازار کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس تہوار کے موسم میں کسان بڑی تعداد میں ٹریکٹر خرید رہے ہیں۔" کیونکہ ٹریکٹر اور بھی سستے ہو گئے ہیں۔ "تقریب میں اسٹیج پر موجود زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان، پنچایت راج اور ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کے وزیر راجیو رنجن سنگھ، اور ریاستی وزیر بھاگیرتھ چودھری موجود تھے۔ مختلف ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ، اراکین پارلیمنٹ، ایم ایل ایز، دیگر معززین اور کسانوں کے ساتھ ملک بھر کی خواتین اور کسانوں نے ویڈیو کے ذریعے شرکت کی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ بازار کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ کسان اس تہوار کے موسم میں بڑی تعداد میں ٹریکٹر خرید رہے ہیں کیونکہ ٹریکٹر اور بھی سستے ہو گئے ہیں۔ جب کانگریس کی حکومت تھی تو کسانوں کے لیے ہر چیز مہنگی تھی۔ ذرا ٹریکٹروں کو دیکھیں۔ کانگریس حکومت فی ٹریکٹر ستر ہزار روپے ٹیکس لیتی تھی۔ تاہم نئی جی ایس ٹی اصلاحات کے بعد وہی ٹریکٹر تقریباً چالیس ہزار روپے سستا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے زیر استعمال دیگر مشینوں پر بھی جی ایس ٹی میں نمایاں کمی کی گئی ہے۔ دھان لگانے کی مشینوں پر اب پندرہ ہزار روپے، پاور ٹیلر پر دس ہزار روپے اور تھریشر پر پچیس ہزار روپے تک کی بچت ہوگی۔ ڈرپ اریگیشن، چھڑکنے والی آبپاشی کے آلات اور کٹائی کی مشینوں پر جی ایس ٹی میں نمایاں کمی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ ہندوستان کو نہ صرف زرعی پیداوار میں خود انحصار کرنے کی ضرورت ہے بلکہ عالمی منڈی کے لیے پیداوار بھی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہمیں درآمدات کو کم کرنا ہوگا اور برآمدات میں اضافہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے میں پی ایم دھن دھنیا کرشی یوجنا اور پلس سیلف ریلائنس مشن کے رول کو اہم قرار دیا۔ وہ نئی دہلی کے پوسا میں انڈین ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (آئی سی اے آر) میں منعقدہ ایک خصوصی زرعی پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں انہوں نے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا، اور زراعت اور اس سے منسلک شعبوں میں 42000 کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹوں اور اسکیموں کو وقف کیا۔ دو بڑے پروگرام ہیں پردھان منتری دھن دھنیا کرشی یوجنا، جس کی لاگت 000,24 کروڑ روپے ہے اور 440,11 کروڑ روپے کی لاگت کے ساتھ "پلس سیلف ریلائنس مشن"۔ پی ایم دھن دھنیا یوجنا کا مقصد 100 اضلاع میں زراعت کو تبدیل کرنا ہے۔ اسی طرح دالوں میں خود کفالت کے مشن کو دالوں کی کاشت کے تحت رقبہ میں اضافہ کر کے اور قیمتی زنجیروں کو مضبوط کر کے حاصل کیا جانا ہے جیسا کہ خریداری، پروسیسنگ اور تقسیم۔ اس موقع پر وزیر زراعت شیوراج چوہان نے بھی خطاب کیا۔ وزیر اعظم نے زرعی پیداوار میں خود انحصاری اور برآمدات میں اضافہ کے ان اہداف کو حاصل کرنے میں پی ایم دھن-دھنیا کرشی یوجنا اور پلس خود انحصاری مشن کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم دھن-دھنیا یوجنا کے لیے 100 اضلاع کا انتخاب تین معیاروں کی بنیاد پر کیا گیا تھا: ایک زرعی پیداوار، دوسرا ایک سال میں کھیت میں کتنی بار کاشت کی جاتی ہے، اور کسانوں کو قرض یا سرمایہ کاری کی سہولیات کی دستیابی۔ انہوں نے کہا کہ پلس سیلف ریلائنس مشن صرف دالوں کی پیداوار بڑھانے کا پروگرام نہیں ہے بلکہ ہماری آنے والی نسل کو با اختیار بنانے کی مہم بھی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے جانور پالن، ماہی پروری اور شہد کی مکھیاں پالنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سے چھوٹے کسانوں اور بے زمین خاندانوں کو با اختیار بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زراعت میں خواتین کا کردار زیادہ اہم ہوتا جا رہا ہے، نمو ڈرون دیدی نے دیہاتوں میں کھاد اور کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ کے جدید طریقوں کو آگے بڑھایا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہم اپنے کسانوں، مویشی پروری اور ماہی گیر بھائیوں اور بہنوں کی فلاح و بہبود کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں۔ اس سمت میں دہلی سے آج ہزاروں کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنا میرے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ ہم نے کسانوں کے مفاد میں اصلاحات نافذ کی ہیں... بیج سے لے کر منڈی تک۔" پوسا میں اسی پلیٹ فارم سے وزیر اعظم نے ملک بھر میں زراعت، مویشی پروری، ماہی پروری اور فوڈ پروسیسنگ کے شعبوں میں 450,5 کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا اور قوم کو وقف کیا۔ انہوں نے تقریباً 815 کروڑ روپے کے اضافی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

# مہاراشٹر میں سیلاب کی تباہی سماجی کارکن سلیم سارنگ نے کہا، مذہب الگ ہو سکتے ہیں، مگر انسانیت ایک ہی ہوتی ہے

بھیونڈی (شارف انصاری):- مہاراشٹر میں لگاتار ہونے والی موسلا دھار بارش اور خوفناک سیلاب نے عوامی زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ ہزاروں خاندان بے گھر ہو چکے ہیں، کھیت تباہ ہو گئے ہیں اور روزانہ مزدوری کرنے والے مزدور، کسان اور ریہڑی والے اب اپنے گزر بسر کے شدید بحران سے دوچار ہیں۔ ایسے مشکل وقت میں مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر سلیم سارنگ نے ریاست کے سیاسی رہنماؤں اور سماجی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو کر سیلاب متاثرین کی مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کی صورتحال نہایت سنگین ہے۔ جن کے گھر بار سیلاب میں بہہ گئے، جن کی فصلیں برباد ہو گئیں، وہ آج مدد کی آس میں بیٹھے ہیں۔ ایسے وقت میں رہنماؤں کو سیاست چھوڑ کر انسانیت کا مذہب نبھانا چاہیے۔ سارنگ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کچھ ذمے دار عہدوں پر فائز رہنما عوام کو راحت پہنچانے کے بجائے مندر مسجد، مذہب ذات جیسے معاملات پر اشتعال انگیز بیانات دے کر سماج میں نفرت پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غریب مزدور، کسان اور ریہڑی والے ہی اس ملک کی اصل ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ وہ ہندو ہوں یا مسلم، ان کے پیٹ کی بھوک سب کی ایک جیسی ہے۔ رہنماؤں کو مذہبی بیان دینے سے پہلے دس بار سوچنا چاہیے۔ سلیم سارنگ نے مزید کہا کہ آج مہاراشٹر کو ضرورت ہے اتحاد، ہمدردی اور عوامی مفاد کی سچی سیاست کی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب الگ ہو سکتے ہیں، لیکن انسانیت ایک ہی ہوتی ہے۔ مشکل وقت میں انسان بن کر انسان کی مدد کرنا ہی سچا مذہب ہے۔ انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ آگے بڑھ کر سیلاب متاثرین کی ہر ممکن مدد کریں خواہ وہ غذا، لباس، پناہ گاہ یا مالی تعاون کی شکل میں ہو۔ سارنگ نے کہا کہ سیلاب کا پانی گھر بہا سکتا ہے، لیکن انسانیت اب بھی زندہ ہے بس اسے قائم رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

## ویشنو نے نئی دہلی اسٹیشن پر ہجوم کے انتظام کی تیاریوں کا لیا جائزہ

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے دیوالی اور چھٹھ کے دوران مسافروں کی بھیڑ کو سنبھالنے کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے ہفتہ کو نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کا دورہ کیا۔ انہوں نے افسران سے بات کی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ اسٹیشن پر ہولڈنگ ایریا کا معائنہ کرنے کے بعد مسٹر ویشنو نے صحافیوں کو بتایا "نئی دہلی اسٹیشن پر مسافروں کی اچانک تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر دو سال قبل ایک عارضی ہولڈنگ ایریا کے ساتھ ایک تجربہ کیا گیا تھا۔ اس سے آنے والے مسافروں کو کافی فائدہ ہوا تھا۔ اب ایک مستقل علاقہ اور مسافروں کی سہولت کا مرکز بنایا گیا ہے۔ اس سے خاص طور پر بغیر ٹکٹ آنے والے مسافروں کو سہولت ملے گی۔" انہوں نے وضاحت کی کہ اندر کے تمام ٹکٹ کاؤنٹرز کو تبدیل کیا جا رہا ہے... آمد پر، مسافروں کو خوش آئند ماحول، بیٹھنے کی ایک بڑی جگہ اور بڑی تعداد میں بیت الخلاء ملے گا۔ یہ نئی دہلی اسٹیشن کے لیے ایک مستقل سہولت ہے۔ اسی طرح کا نظام ملک بھر کے 76 اسٹیشنوں پر لاگو کیا جا رہا ہے تاکہ پلیٹ فارم پر مسافروں کا ہجوم کم کیا جا سکے۔

# مثالی اساتذہ کے نام "آئیڈیل ٹیچرس ایوارڈ"

## ضلع پال گھر کے پانچ درخشندہ ستارے جنہوں نے تدریس کو خدمتِ خلق کا درجہ دیا

پال گھر: 11/اکتوبر (پریس ریلیز) تعلیم کے میدان میں نمایاں کارکردگی اور طلبہ کی ہمہ جہت تربیت کے اعتراف میں آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (آئیٹا) پال گھر کی جانب سے ضلع کے پانچ ممتاز و مثالی اساتذہ کو "آئیڈیل ٹیچرس ایوارڈ 2025" سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان اساتذہ کو دیا گیا جنہوں نے صرف تدریس ہی نہیں بلکہ طلبہ کی کردار سازی، رہنمائی اور تعلیمی معیار کی بلندی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے اساتذہ مظفر شرف الدین قاضی (ضلع پریشد اردو اسکول کواری) سوپان نارائن راوت (ضلع پریشد اردو اسکول تلنج) زیبا رضویہ محمد ایاز خان (ضلع پریشد اردو اسکول واڑا) فیضان شاد انصاری (سینٹ حارث اسکول، میرا روڈ) سلطنت ساجد ملا (محمدی ہائی اسکول، تاراپور)، آئیٹا پال گھر کے صدر تنویر احمد بتایا کہ "اس بار شکشن سیوک میں سے ایک مثالی معلمہ کو 'آئیڈیل ٹیچرس ایوارڈ' سے نوازا گیا ہے اور آئندہ برسوں میں بھی قابل و باصلاحیت شکشن سیوک اساتذہ کو اس اعزاز کے لیے شامل کیا جائے گا۔" آئیٹا پال گھر کے نائب صدر آصف طاہر علی نے اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ "عام طور پر مثالی معلم کا انتخاب صرف سینئر اساتذہ میں سے کیا جاتا ہے جس کے باعث نئے اور سرگرم اساتذہ اس ایوارڈ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن آئیٹا پال گھر نے اس روایت کو توڑتے ہوئے ایک شکشن سیوک معلمہ کو بھی اس ایوارڈ سے سرفراز کر کے نئی روایت قائم کی ہے۔" اس موقع پر آئیٹا پال گھر کے سکریٹری نعیم احمد نے کہا کہ یہ اساتذہ اپنی شخصیت، کردار اور جذبے سے طلبہ کے لیے مشعل راہ ہیں۔ تقریب کے دوران حاضرین نے زبردست تالیوں کی گونج میں اساتذہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کی خدمات کو ضلع پال گھر کے تعلیمی وقار کی علامت قرار دیا۔

# سپریم کورٹ کا "ہندوستان میں لڑکیوں کی حفاظت کیلئے محفوظ اور معاون ماحول" بنانے کے موضوع پر دو روزہ قومی سالانہ اسٹیک ہولڈرز کانفرنس کا انعقاد

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) سپریم کورٹ کی جووینائل جسٹس کمیٹی نے "ہندوستان میں لڑکیوں کی حفاظت کے لئے محفوظ اور معاون ماحول" کے عنوان سے دسویں قومی سالانہ اسٹیک ہولڈرز کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جاری ایک ریلیز کے مطابق یہ قومی مشاورت ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہونے والی متعدد کانفرنسوں کا اختتام ہے۔ سپریم کورٹ ہر سال قومی اسٹیک ہولڈر کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے تاکہ عدلیہ، سماجی بہبود اور برادری کے نظاموں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنایا جا سکے، تاکہ ملک کے ہر بچے کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ اجلاس سپریم کورٹ کی جووینائل جسٹس کمیٹی کی سرپرستی میں منعقد ہو رہا ہے جس کی قیادت محترمہ جسٹس بی وی ناگرتنا، چیئرپرسن جووینائل جسٹس کمیٹی و جج سپریم کورٹ، اور محترم جسٹس جے بی پاردیوالا، ممبر جووینائل جسٹس کمیٹی و جج سپریم کورٹ آف انڈیا کر رہے ہیں۔ اس سال کی کانفرنس 11 اکتوبر یعنی بین الاقوامی یوم دختر کے موقع پر منعقد ہو رہی ہے۔ یہ اجلاس یونیسف انڈیا کے اشتراک سے منعقد کیا جا رہا ہے تاکہ ہر بچی کو محفوظ، صحت مند، تعلیم یافتہ اور با اختیار بنانے کے اجتماعی عزم کو دوہرایا جا سکے۔ افتتاحی اجلاس سے محترم چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بھوشن رام کرشنا گوئی، محترمہ جسٹس بی وی ناگرتنا، چیئرپرسن جووینائل جسٹس کمیٹی، محترمہ انوپورنا دیوی (مرکزی وزیر برائے ترقی خواتین واطفال) اور محترمہ سنتھیا مکیفری (یونیسف انڈیا کی نمائندہ خصوصی) نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر "بچوں کے حقوق اور قانون" رہنما کتاب کی جسٹس جے بی پاردیوالا کے ہاتھوں رونمائی کی گئی۔ دو روزہ اجلاس کے دوران مختلف موضوعات پر غور و خوض کیا جائے گا جن میں بچیوں کے خلاف تشدد کی روک تھام، متاثرہ بچوں کو بروقت انصاف کی فراہمی، تعلیم، صحت اور سماجی تحفظ تک ان کی رسائی کو یقینی بنانا شامل ہے۔ پہلا سیشن "پیدائش، پرورش اور تعلیم کا حق" کے عنوان سے ہوگا۔ دوسرا سیشن "سائبر جرائم سے بچیوں کا تحفظ" پر مرکوز ہوگا۔ تیسرے سیشن کا عنوان "بد سلوکی، استحصال اور تشدد سے بچیوں کا تحفظ" ہے۔ اس میں ریاستوں کی بہترین مثالیں پیش کی جائیں گی، جیسے اسمگلنگ و انسانی تجارت کی روک تھام، کم عمری شادی اور بچیوں پر تشدد کے چیلنجز۔ اکتوبر کو "پروٹیکشن آف چلڈرن فرام سیکشوئل آفنسز ایکٹ 2012" پر ایک خصوصی اجلاس رکھا گیا ہے۔ 12 جس میں اس قانون کے نفاذ کو مزید مؤثر بنانے کے طریقے زیرِ بحث آئیں گے۔ اختتامی اجلاس میں ان دو دنوں کے مباحثوں سے حاصل شدہ نکات اور آئندہ کے لائحۂ عمل پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس دو روزہ کانفرنس میں ہائی کورٹس کی جووینائل جسٹس کمیٹیوں کے چیئرپرسن اور دیگر پاسکو کمیٹیوں کے معزز اراکین شرکت کریں گے۔ مزید برآں، خواتین و اطفال کی بہبود، سماجی بہبود، صحت اور اسکولی تعلیم کے محکموں کے نمائندے، اسٹیٹ لیگل سروس اتھارٹیز کے سکریٹریز، اور خواتین و بچوں کے جرائم سے متعلق اے ڈی جی پی افسران سمیت دیگر اسٹیک ہولڈرز بھی شریک ہوں گے۔ اختتامی اجلاس میں وزارت برائے ترقی خواتین واطفال، وزارت صحت اور وزارت تعلیم کے سکریٹریز بھی شرکت کریں گے۔ سال 2024 کی سالانہ کانفرنس میں معذور بچوں کے تحفظ کے اقدامات پر بات چیت کی گئی تھی، جس کے نتیجے میں ریاستی سطح پر کئی اصلاحات عمل میں آئیں، مثلاً خصوصی سہولیات کی فراہمی اور رہائشی اداروں کی بہتر نگرانی۔ سال 2023 کی مشاورتی کانفرنس کا موضوع "قانون سے متصادم بچوں کے لیے خدمات میں بہتری" تھا، جو بھارت کے بچوں پر مبنی انصاف کے نظام کے عین مطابق تھا۔ عدلیہ، حکومت، اور سول سوسائٹی کے اس مشترکہ عزم کو دوہراتے ہوئے اس سال کی کانفرنس اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہر بچی کا تحفظ اور اس کی خود مختاری قومی ترجیح ہے اور بھارت کی جامع ترقی کی کلید بھی۔

# ہندوستان جمہوریت اور مساوات کے جذبے کی زندہ مثال: برلا

بار بیڈوس، 11 اکتوبر (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان جمہوریت اور مساوات کی زندہ مثال ہے اور آئین پچھلے 75 سالوں سے ملک کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ 68 ویں کامن ویلتھ پارلیمانی کانفرنس کی جنرل اسمبلی میں "دولت مشترکہ - ایک عالمی شراکت دار" کے موضوع پر مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ جمہوریت ہندوستان کی روح ہے، مساوات اس کا عزم اور انصاف اس کی شناخت ہے۔ موسمیاتی تبدیلی، وبائی امراض، غذائی عدم تحفظ، اور عدم مساوات جیسے عالمی بحران سرحدوں سے تجاوز کرتے ہیں اور اجتماعی حل کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اجتماعی کوششوں پر زور دیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تنہائی میں حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ خوراک اور صحت کی حفاظت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے دنیا کے لیے خوراک اور غذائی تحفظ میں ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر ہندوستان کے کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کسی زمانے میں غذائی اجناس کے لیے بیرونی امداد پر منحصر تھا اور ایسے مشکل وقت سے ایک اچھی طرح سے قائم عالمی طاقت بننے تک کا اس کا سفر متاثر کن رہا ہے۔ کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران ہندوستان کی اہم شراکت کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ 150 سے زیادہ ممالک کو دوائیں اور ویکسین فراہم کر کے ہندوستان نے ثابت کیا ہے کہ صحت ایک حق ہے، استحقاق نہیں۔ مسٹر برلا نے نوٹ کیا کہ ہندوستان پیرس معاہدے کے اہداف کو مقررہ وقت سے پہلے پورا کرنے والا پہلا بڑا ملک بن گیا ہے۔ بین الاقوامی سولر الائنس اور کولیشن فار ڈیزاسٹر ریسیلیئنٹ انفراسٹرکچر جیسے اقدامات کے ذریعے، ہندوستان نے کرہ ارض کے لیے عالمی ذمہ داری پر زور دیا ہے۔ انہوں نے پنچایتی راج اداروں اور شہری بلدیاتی اداروں میں خواتین کے لیے ریزرویشن کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے ہندوستان کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دیہی پنچایتی راج اداروں میں 1.3 ملین منتخب نمائندوں میں سے 4.1 ملین سے زیادہ خواتین ہیں۔ انہوں نے ناری شکتی وندن ایکٹ کا بھی ذکر کیا، جو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن فراہم کرے گا۔ لوک سبھا کے اسپیکر نے اس بات پر زور دیا کہ ٹیکنالوجی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم، جمہوریت کو شفاف اور موثر بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا کہ ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت کرے، نہ کہ اس پر غلبہ حاصل کرے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، انہوں نے ایسے عالمی معیارات قائم کرنے کی وکالت کی جو جدت کو فروغ دیتے ہوئے نقصان کو روکیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ٹیکنالوجی کے فوائد ہر کسی تک پہنچیں اور اس کے منفی اثرات کو کم سے کم کریں۔ مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت کی روح اس کی قدیم تہذیب، ثقافت اور گاؤں کے پنچایتی نظام میں پیوست ہے۔ انہوں نے کہا کہ بات چیت، اتفاق رائے اور اجتماعی فیصلہ سازی کی روایت نے ہندوستان کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوری طاقت بنا دیا ہے۔

## موسمیاتی تبدیلی سب کو متاثر کرتی ہے: ہری ونش

بار بیڈوس، 11 اکتوبر (یو این آئی) راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین ہری ونش نے ہفتہ کو کہا کہ موسمیاتی تبدیلی ایک حقیقت ہے جو ہر کسی کو متاثر کرتی ہے۔ آج برج ٹاؤن، بار بیڈوس میں منعقدہ پارٹیوں کی 68 ویں دولت مشترکہ کانفرنس کے دوران دی کامن ویلتھ ایک گلوبل پارٹنر پر بات کرتے ہوئے، مسٹر ہری ونش نے کہا، "موسمیاتی تبدیلی ایک حقیقت ہے جو ہم سب کو متاثر کرتی ہے۔ ایسے وقت میں، سبز ترقی ہمارا مشترکہ مستقبل ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم تعاون کریں اور خاص طور پر چھوٹے چھوٹے ممالک کے ساتھ تعاون کریں، ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ جو ریاستیں آب و ہوا کی تبدیلی اور اپنے معاشروں پر اس کے منفی اثرات کا سامنا کر رہی ہیں، یہاں تک کہ ان کا وجود بھی ان چھوٹے ممالک کو درپیش چیلنجوں سے بخوبی واقف ہے، جو کہ دولت مشترکہ کا ایک تہائی حصہ ہیں، ہندوستان ان ممالک کے ساتھ سبز ترقی اور پائیدار ترقی پر خصوصی توجہ دے رہا ہے۔ انہوں نے سب کے لیے قابل تجدید توانائی کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی شمسی اتحاد کی تشکیل میں ہندوستان کی پہل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران دولت مشترکہ کے بہت سے ممبران سمیت 100 سے زیادہ ممالک کو ادویات اور ویکسین کی فراہمی میں ہندوستان کے تعاون کو بھی یاد کیا۔ انہوں نے ہندوستانی تکنیکی اور اقتصادی تعاون پروگرام کے تحت صلاحیت سازی کے اقدامات پر بھی روشنی ڈالی،

# شہر جالنہ کی بگڑتی صورتحال پر ایڈیشنل ایس پی سے مسلم نمائندہ وفد کی ملاقات

## نفرت پھیلانے والوں اور قانون ہاتھ میں لے کر ظلم کرنے والوں پر پولیس نکیل کسے: فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس جالنہ

جالنہ: جالنہ میں 6 اکتوبر 2025 کی رات ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جب کچھ نامعلوم افراد نے مویشیوں کو لے جانے والے سات افراد پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ پھلمبری کے وڈوو بازار سے 21 بیل خرید کر لاتور ضلع کے چکور تعلقہ کے نالے گاؤں لے جا رہے تھے۔ جالنہ تعلقہ کے لونڈھے واڑی گاؤں کے قریب حملہ آوروں نے گاڑیاں روک کر الزام لگایا کہ یہ مویشی ذبح کے لیے لے جائے جا رہے ہیں، حالانکہ متاثرین نے بتایا کہ وہ زراعت کے لیے ہیں اور ان کے پاس تمام قانونی دستاویزات موجود ہیں۔ اس کے باوجود ان پر ڈنڈوں اور لکڑیوں سے بے رحمی سے تشدد کیا گیا۔ پولیس موقع پر پہنچی، زخمیوں کو بچایا اور مویشیوں کو رام نگر کے گاؤ شالہ منتقل کیا، لیکن حملہ آور وہاں بھی پہنچے اور پولیس کے سامنے مار پیٹ جاری رکھی۔ پولیس نے پہلے متاثرین پر ہی مقدمہ درج کیا اور بعد میں دباؤ کے بعد حملہ آوروں کے خلاف کیس درج کیا گیا۔

دوسرا واقعہ

مورخہ 9 اکتوبر 2025 کو لکڑکوٹ جالنہ کے 18 سالہ رکشہ ڈرائیور ریان خان پر کیتن لکھنؤ، راہول ورٹائل، سچن گڈھے، روہت جادھو اور دیگر نے حملہ کیا۔ انہیں ہتھوڑے اور ڈنڈوں سے مارا گیا، بائیں کان پر چوٹ لگی، اور بعد میں اس کا رکشہ (MH BG 089121) جلا دیا گیا، جو شیخ نثار کی ملکیت تھا۔ ریحان کا دوسرا رکشہ ابھی تک لاپتہ ہے۔ اس سلسلے میں صدر بازار پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کی گئی ہے۔

تیسرا واقعہ

منگل بازار کی چند خواتین نے الزام لگایا کہ صدر بازار پولیس اسٹیشن میں پولیس اہلکاروں نے ان کے ساتھ سخت زدوکوب کیا۔ ان تمام واقعات کے پس منظر میں جالنہ کا ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ایڈیشنل ایس پی جناب نوپانی صاحب سے ملاقات کی۔ وفد نے تینوں واقعات پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے اصل مجرموں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا اور پولیس سے کہا کہ "نامعلوم" حملہ آوروں کے حقیقی نام رپورٹ میں شامل کیے جائیں۔ نوپانی صاحب نے وفد کو یقین دلایا کہ کسی پر ظلم نہیں ہونے دیا جائے گا اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ بعد ازاں وفد نے جالنہ کورٹ میں جا کر گرفتار ریحان کی ضمانت کی کوشش کی، جہاں ایڈوکیٹ سمیع اللہ خان کی مؤثر پیروی سے الحمدللہ ریحان کو ضمانت مل گئی۔ اعلیٰ وفد میں شامل تھے شیخ عبدالمجیب (جماعت اسلامی ہند)، شیخ ماجد (ایم آئی ایم)، شیخ جاوید (شیوسینا)، احمد نور قریشی (صحافی)، شیخ سلیم، صفیر احمد (سماجی کارکن)، امجد خان (کنوینر، فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس)، شیخ وسیم (سماجی کارکن و یوتھ صدر، کانگریس)، شیخ اسماعیل (جماعت اسلامی ہند)، ناظم منیار، صادق مرزا اور دیگر۔

## راہل اور پرینکا کا مودی پر حملہ، خواتین صحافیوں کی توہین 'ناری شکتی' کے نعروں کا کھوکھلا پن ہے

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور پارٹی کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے جمعہ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی کے دورہ ہندوستان کے دوران خواتین صحافیوں کو پریس کانفرنس سے دور رکھنا ناری شکتی کے ان کے نعروں کے کھوکھلے پن کو ظاہر کرتا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے کہا کہ وزیر اعظم کو اس معاملے میں حکومت کا موقف واضح کرنا چاہیے۔ افغان وزیر خارجہ کی پریس کانفرنس میں خواتین صحافیوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر جمعہ کے روز کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن جماعتوں نے حکومت پر سخت تنقید کی اور اسے انتہائی حساس معاملہ قرار دیتے ہوئے جواب طلب کیا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے ہفتہ کے روز لکھا مودی جی، جب آپ کے دور حکومت میں خواتین صحافیوں کو عوامی پلیٹ فارم سے دور رکھا جاتا ہے تو آپ دراصل ملک کی ہر خاتون کو یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے بہت کمزور انسان ہیں۔

## سونیا گاندھی کا سابق آئی پی ایس افسر پورن کمار کی اہلیہ کے نام تعزیتی پیغام

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی نے ہریانہ کے سابق آئی پی ایس افسر وائی۔ پورن کمار کی اہلیہ اور آئی اے ایس افسر امنیت پی۔ کمار کو ایک تعزیتی خط لکھ کر دکھ کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس کی سابق صدر نے کہا کہ "یہ ایک افسوسناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ ہے۔ انہوں نے لکھا کہ مسٹر پورن کمار نے سماجی انصاف کے تقاضوں پر پورا اترنے کے اپنے فرض کو بخوبی نبھایا۔ ان کا کام ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہمارے ملک میں ایمانداری اور فرض شناسی کی قدریں آج بھی برقرار ہیں۔" محترمہ گاندھی نے اپنے خط میں لکھا کہ "آپ کے شوہر اور سینئر آئی پی ایس افسر شری وائی۔ پورن کمار کی المناک موت کی خبر انتہائی تکلیف دہ اور دل دہلا دینے والی ہے۔ اس مشکل گھڑی میں، میری اور کانگریس پارلیمانی پارٹی کی جانب سے آپ اور آپ کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار ہے۔" انہوں نے مزید لکھا کہ "مسٹر وائی۔ پورن کمار کا انتقال ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہمارے ملک میں آج بھی ایمانداری اور فرض شناسی کے اصول سب سے بلند ہیں۔